سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

جمعتہ المبارک،18۔جنوری2019
(یوم الجمع،11۔جمادی الاوّل1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد 6 : شمارہ 10

745

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 18۔جنوری 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مال وکالونیز، آبپاشی اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 پر بحث

ایک وزیر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

747

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

جمعتہ المبارک،18۔جنوری2019

(یوم الجمع،11۔جمادی الاوّل1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11بج کر2منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ بَطْشَ
رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿١٢﴾ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ﴿١٣﴾ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ﴿١٤﴾
ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ﴿١٥﴾ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ ﴿١٦﴾ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ
﴿١٧﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ﴿١٨﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴿١٩﴾ وَاللَّهُ مِنْ
وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ﴿٢٠﴾ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ ﴿٢١﴾ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ ﴿٢٢﴾

سورۃ البرُوج آیات 12تا22

بے شک تمہارے پروردگار کی پکڑ بڑی سخت ہے(12)وہی پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ(زندہ) کرے گا(13)اور وہ بخشنے والا اور محبت کرنے والا ہے(14)عرش کا مالک بڑی شان والا(15)جو چاہتا ہے کر دیتا ہے(16)بھلا تم کو لشکروں کا حال معلوم ہوا ہے(17)(یعنی)فرعون اور ثمود کا(18)لیکن کافر (جان بوجھ کر)تکذیب میں (گرفتار)ہیں(19) اور اللہ (بھی)ان کو گرداگرد سے گھیرے ہوئے ہے (20)(یہ کتاب ہزل وبطلان نہیں) بلکہ یہ قرآن عظیم الشان ہے(21)لوح محفوظ میں (لکھا ہوا)(22)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا نبیؐ نظر کرم فرمانا اے حسنین کے نانا
زہرہ پاک کے صدقے ہم سب کو مدینے بلانا اے حسنین کے نانا
میں ہوں خادم آپؐ کی آل کا آپؐ ہیں میرے آقا
سب رشتوں ناطوں سے افضل آپؐ سے میرا ناطہ
پنجتن پاک کے صدقے ہم سب کی بگڑی بنانا اے حسنین کے نانا
بےسایہ ہیں لیکن دو جگ پر ہے آپؐ کا سایہ
عرش معلیٰ بنا محلہ دید کو رب نے بلایا
حشر تلک نہ ہوگا کسی کا ایسا آنا جانا
اے حسنین کے نانا، اے حسنین کے نانا

سوالات

(محکمہ جات مال وکالونیز، آبپاشی اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات مال وکالونیز، آبپاشی اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب منان خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب منان خان!

جناب منان خان: جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ممبران اسمبلی suspend ہیں وہ تو اسمبلی میں نہیں آسکتے لیکن جو وزراء suspend ہیں وہ تو میٹنگز بھی کر رہے ہیں اور اپنے offices بھی چلا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، suspend ہونے والے ممبران بطور ممبر function نہیں کر سکتے۔ پہلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، چودھری اشرف علی سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! سوال نمبر 335 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں ٹیوب ویلز کی تعداد اور ان کی نگرانی کرنے والے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*335: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ آبپاشی کے صوبہ بھر میں کل کتنے ٹیوب ویلز کس کس ریجن میں لگائے گئے ہیں؟

(ب) مذکورہ ٹیوب ویلز کب اور کس کس سکیم کے تحت لگائے گئے تھے؟

(ج) مذکورہ ٹیوب ویلز میں سے کتنے خراب، کتنے چالو حالت میں ہیں اور کتنے ٹیوب ویلز کا سامان وغیرہ چوری ہو چکا ہے؟

(د) مذکورہ ٹیوب ویلز کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) محکمہ آبپاشی کے صوبے بھر میں مختلف پراجیکٹ کے ذریعے 11370 ٹیوب ویلز لگائے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

i۔	سکارپ ٹیوب ویلز	Fresh ground water = 8261
ii۔	سکارپ ٹیوب ویلز	Saline ground water = 1974
Iii	نان سکارپ ٹیوب ویلز	Under grow more food Programme = 1135
	ٹوٹل	11370 =

مزید تفصیل ریجن / زون وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ آبپاشی کے صوبہ بھر میں ٹیوب ویلز مالی سال 53-1952 سے مالی سال 97-1996 کے دوران مختلف پراجیکٹ اور سکیم کے تحت لگائے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ بالا 11370 ٹیوب ویلز میں سے 9918 ٹیوب ویلز مختلف ادوار میں مستقل ختم کر دیئے گئے جبکہ باقی ماندہ ٹیوب ویلز میں سے 865 ٹیوب ویلز چالو حالت میں ہیں اور 540 خراب ہیں جن میں سے 153 ٹیوب ویلز کا سامان چوری ہو چکا ہے۔ مزید یہ کہ ذمہ دار اہلکاران کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔

(د) باقی ماندہ ٹیوب ویلز کی دیکھ بھال کے لئے 1813 ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرے سوال کے جز(ج) کے جواب میں ٹیوب ویلز کی تفصیل فراہم کی گئی ہے کہ محکمہ آبپاشی کے صوبہ بھر میں 11370 ٹیوب ویلز میں سے 9918 ٹیوب ویلز مختلف ادوار میں مستقل طور پر ختم کر دیئے گئے تو معزز منسٹر صاحب یہ بتائیں گے چونکہ یہ ایک ضرورت کے تحت لگائے گئے تھے تو پھر ان ٹیوب ویلز کو ختم کرنے کی

ضرورت کیوں پیش آئی اور کن کن ادوار میں ان ٹیوب ویلز کو ختم کیا گیا ہے اور جو ان ٹیوب ویلز میں سٹاف کام کرتا تھا وہ اب کہاں پر ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! یہ ٹیوب ویلز مختلف ادوار میں مختلف ضروریات کے تحت لگائے گئے تھے۔ جب ہمارا لنک کنال سسٹم بنا اس کے ساتھ جو ہماری نہریں بہہ رہی تھیں۔ جب نہری نظام بنا تھا تو اس کے آس پاس کے علاقوں میں water table اوپر آجاتا تھا تو اس کو نیچے لے جانے کے لئے اور water table کے ساتھ جو salinity ہو جاتی تھی اس کو روکنے کے لئے ٹیوب ویلز لگائے جاتے تھے۔ اب پرائیویٹ ٹیوب ویلز بہت زیادہ لگ گئے ہیں اور وہ اتنا زیادہ پانی زمین سے نکال رہے ہیں کہ water table مطلوبہ لیول سے نیچے چلا گیا لہٰذا اس لئے ان SCARP ٹیوب ویلز کی مختلف وقتوں میں evaluation ہوئی کہ کہاں پر water table کیسا ہے اور جہاں ٹیوب ویلز کی ضرورت نہیں تھی ان کو ختم کر دیا گیا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میرا اس حوالے سے ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! اس حوالے سے 07-2006 فیصلہ ہوا تھا۔ SCARP کا سارا نظام لپیٹ دیا گیا تھا اور SCARP کے تحت جتنے بھی ٹیوب ویلز لگائے گئے تھے وہ بند کر دیئے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے جس طرح کہ منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ وہاں پر کئی جگہوں پر یہ مسئلہ آیا کہ وہاں زیادہ تعداد میں ٹیوب ویلز لگا دیئے گئے اور ان جگہوں پر پانی کا لیول نیچے چلا گیا لہٰذا وہاں پر ٹیوب ویلز کی ضرورت نہ رہی تو میں اس بات پر بالکل منسٹر صاحب کے ساتھ agree کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے جیسا کہ ابھی لنک کینال کا ذکر کیا ہے تو یہ چشمہ لنک کینال ہے جس کو CJ link Canal کہتے ہیں یہ تمام Indus River Canals سے نکلتی ہیں۔ CJ link Canal تقریباً کوئی 10 یا 15 کلومیٹر میانوالی سے گزرنے کے بعد یہ تمام میری constituency سے گزرتی ہے اور یہ دریائے جہلم میں آتی ہے۔ وہاں پر جو تین دریا بند ہوئے تو

ان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے Indus Basin Treaty کے حوالے سے غلط فیصلہ ہوا جو کہ اب پرانی بات ہوگئی۔اب مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔84 میں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

Please, come to the question

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ پی پی۔84 میں CJ link Canal کے ارد گرد ٹیوب ویلز ختم کرنے کی کیا کوئی تجویز زیر غور ہے یا نہیں تو یہ مجھے اس بارے میں بتادیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! ہمارا آخری سروے اس حوالے سے 2006-07 میں ہوا تھا اور اس کے بعد یہ چیز evaluate کی گئی تھی کہ کہاں پر ٹیوب ویلز کی ضرورت ہے یا کہاں پر نہیں ہے؟

جناب چیئرمین! معزز ممبر جناب محمد وارث شاد جو فرما رہے ہیں یہ میرے آفس میں آجائیں تو میں ان کو exact situation ان کے حلقے کی اس particular canal کے بارے میں بتادوں گا کیونکہ اتنی زیادہ تفصیل کی جواب کے لحاظ سے ضرورت نہیں تھی لہٰذا اتنی تفصیل ابھی میرے پاس نہیں ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! جی، ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! اس سوال میں اس کینال کا ذکر نہیں لہٰذا آپ منسٹر صاحب کے آفس میں جاکر معلومات حاصل کرلیں۔جی، چودھری اشرف علی!

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! میں نے جو سوال کیا تھا اور میری معلومات کے مطابق منسٹر صاحب نے اس کا وضاحت سے جواب نہیں دیا۔SCARP کے تحت لگائے گئے ٹیوب ویلز کے بارے میں انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ ان کو مختلف ادوار میں مستقل ختم کردیا گیا ہے تو میری معلومات کے مطابق ان ٹیوب ویلز کو ختم نہیں کیا گیا تھا بلکہ مختلف ادوار میں مرحلہ وار ان ٹیوب ویلز کا سامان چوری ہوتا رہا ہے اور متعلقہ محکمے کے ٹیوب ویلز آپریٹر یا دیگر سٹاف کے خلاف کوئی نوٹس لیا گیا اور نہ ہی اس پر کوئی توجہ دی گئی۔

جناب چیئر مین! میری معلومات مصدقہ ہیں یہ ٹیوب ویلز ختم نہیں کئے گئے بلکہ ان کا سامان موٹرز وغیرہ مرحلہ وار چوری ہوتا رہا اور آج تک محکمے نے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ یہاں پر صرف یہ ذکر فرمادیا گیا ہے کہ 153 ٹیوب ویلز کا سامان چوری ہو چکا ہے تو میری معلومات کے مطابق تمام ٹیوب ویلز کا سامان چوری ہوا ہے لہٰذا منسٹر صاحب فرمائیں کہ اگر وہ سامان چوری ہوا ہے تو پھر متعلقہ ملازمین کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئر مین! میرے معزز ممبر کے پاس جو معلومات یا source ہیں وہ ہمارے ساتھ شیئر کریں کیونکہ officially تو ہماری یہی statistics ہیں۔ گورنمنٹ کا official stance اور official documents یہی کہتے ہیں کہ ڈی جی خان میں 153 ٹیوب ویلز کا سامان چوری ہوا اور اس پر کارروائی بھی کی گئی ہے اور اس حوالے سے جن لوگوں کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے ان کی پنشن بھی روکی گئی اور ان کی تنخواہوں میں سے بھی کٹوتی ہو رہی ہے۔ اگر ان کے پاس مزید کوئی انفارمیشن ہے تو یہ ہمارے ساتھ شیئر کریں we will be grateful اور ہم اس پر عملدرآمد کریں گے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئر مین! میرے نہایت ہی قابل احترام وزیر آبپاشی جیسا کہ آپ جانتے ہیں کیونکہ آپ خود بھی ایک کاشتکار اور زمیندار ہیں۔ شاید آپ کے پاس کوئی ایسی تجویز آئی ہو کہ ٹیوب ویلز کے لئے per horse power بجلی کا بل fix کر دیں۔ ایک ہارس پاور پر اتنے سو یا اتنے ہزار روپے بل متعین کر دیں یعنی اگر ٹیوب ویل 10 ہارس پاور کا ہے اس کا بل 10 ہزار روپے کر دیں یا اگر وہ پندرہ ہارس پاور کا ہے تو اس کے لئے 15 ہزار روپے کر دیں تو کیا ایسا ممکن ہے؟ کاشتکار جو کہ پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے تو اس کے حالات آپ خود جانتے ہیں کہ کاشتکار کتنی تکلیف میں ہے اور اس تکلیف کو دور کرنے کے لئے اگر آپ ان کے لئے کچھ کر سکیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ اچھی بات اور کچھ نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! رانا محمد اقبال خان کی جو observation ہے میں اس سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں کہ ہمیں اس سلسلے میں دیکھنے کی ضرورت ہے کہ اس سلسلے کو آگے کس طرح لے کر جایا جائے لیکن یہ سوال صرف SCARP ٹیوب ویلز کے سلسلے میں تھا اور رانا محمد اقبال خان general tube wells جو کہ ہم اریگیشن کے لئے استعمال کر رہے ہیں ان کی بات کر رہے ہیں تو آگے ہمارا Aquifer Level کے اوپر کا ایک سوال بھی ہے۔ ہم بڑی بے دردی سے زمین میں سے پانی نکال رہے ہیں اور جو ہمارا underground reservoir ہے یہ ایک limited reservoir ہے ہمیں زیادہ پانی نکالنے کی بجائے بہتر اریگیشن techniques کی طرف جانے کی ضرورت ہے۔ ہم جتنا زیادہ پانی نکالتے جا رہے ہیں اتنی تیزی سے ہمارا water table نیچے کی طرف جا رہا ہے۔ دنیا میں سب سے تیزی سے water table نیچے جانے والے ممالک میں ہمارے ملک کا شمار ہے کیونکہ ہم جس وقت جہاں پر ہمارا دل چاہتا ہے کہ ہم ٹیوب ویل لگا لیتے ہیں اور جتنا مرضی پانی نکالتے ہیں۔ ہمارا اس چیز پر کوئی ادراک ہی نہیں ہے کہ زیر زمین پانی کتنا کم رہ گیا ہے اور پانی کس طرح سے نیچے جا رہا ہے لہٰذا بہتر اریگیشن techniques اس کا واحد حل ہے۔ اگر ہم ٹیوب ویل کا پانی مفت بھی کر دیتے ہیں اور ٹیوب ویل کا بل اور تیل کا بل بھی اگر حکومت دینا شروع کر دے تو اس سے ہم پانی کو efficiently use نہیں کریں گے کیونکہ جس چیز کی ہمیں قیمت ادا نہیں کرنا پڑتی تو ہم پھر اس چیز کی کوئی قدر بھی نہیں کرتے لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی اریگیشن techniques کو بہتر کریں کیونکہ ہم زمین کو پانی کے ساتھ بھر دیتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے دور میں بھی اسی طریقے سے اریگیشن کی جاتی تھی اور آج تک ہم اسی طریقے پر چل رہے ہیں۔ ہم کسی بہتر طریقے کی tillage کی طرف جا رہے ہیں اور نہ زیادہ efficient irrigation techniques کی طرف جا رہے ہیں کیونکہ ہمارا یہ خیال ہے کہ ہم نے فصل کو زیادہ سے زیادہ پانی دینا ہے تو اس سے فصل زیادہ ہو گی۔

جناب چیئرمین! ایگریکلچر experts کا ساری دنیا میں آج اس چیز پر consensus ہے کہ نہری پانی اتنا ہی دینا چاہئے جتنی plant کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم زیادہ سے زیادہ پانی دینے میں سمجھتے ہیں کہ شاید ہماری فصل زیادہ ہو گی۔ آپ کے سوال کا میں جواب دیتا ہوں کہ اس قسم کی کوئی

سکیم زیر غور نہیں ہے کہ ٹیوب ویل کا پانی کسی کو مفت کر دیا جائے گا یا اس کا burden حکومت اٹھائے گی۔ اس قسم کی سکیمیں کہ جس سے بہتر طریقے سے اریگیشن کی جائے وہ ضرور زیر غور ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ fix کر دیں یعنی per horse power جتنی موٹر ہے اس کا تعین کر دیں کیونکہ پانی نے استعمال تو ہونا ہی ہے۔ جس کاشتکار نے ٹیوب ویل لگایا ہے اُس نے استعمال تو کرنا ہے کیونکہ اگر وہ پانی استعمال نہیں کرے گا تو فصل کہاں سے ہو گی؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! پانی کو بہتر استعمال کرنے پر ہمارا focus ہونا چاہئے۔ اگر ہم باقی دنیا کے ساتھ compare کریں تو ہم 0.13 کلو گرام per cubic نیچے پانی استعمال کرتے ہیں۔ جس وقت ہم اپنے آس پاس دیکھتے ہیں تو ہمارا ہمسایہ ملک تقریباً 0.4 کلو گرام per cubic استعمال کرتا ہے۔ اسی طرح ہم چائنا کو دیکھیں تو وہ تقریباً 0.8 کرتا ہے جبکہ امریکہ تقریباً 1.6 سے زیادہ کلو گرام produce کرتا ہے۔ اس وقت پانی کے بہتر استعمال کی ضرورت ہے نہ کہ زیادہ استعمال کی ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! ایک ضمنی سوال۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح منسٹر صاحب نے فرمایا کہ پانی کو بہتر استعمال کرنا، اس کی consumption کو بہتر کرنا اور پانی ضائع ہونے سے بچانے کے لئے بہتر استعمال کرنا چاہئے جو بہت اچھی بات ہے۔ کیا گورنمنٹ کے پاس ایسی کوئی پالیسی ہے جس سے پانی کے استعمال کو کم سے کم کر کے زیادہ سے زیادہ رقبہ سیراب کیا جا سکے تاکہ پانی کے وسائل پورے ہو سکیں اگر اس طرح کی کوئی پالیسی نہیں ہے تو کیا آئندہ ان کے پروگرام میں ایسی پالیسی ہے جس میں پانی کا استعمال کم ہو اور رقبہ زیادہ سیراب ہو؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! جیسا کہ رانا اقبال خان نے point out کیا کہ اریگیشن اور ایگریکلچر دونوں محکمے ایسے ہیں جن کا آپس میں بہت قریبی تعلق ہے اور ایک کے بغیر دوسرے محکمے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر اریگیشن نہیں ہوگی تو زراعت بھی نہیں ہوگی۔ معزز ممبر جناب سعید اکبر خان نے جس چیز کو point out کیا ہے اس پر ہمارا ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کام کر رہا ہے۔ اسی طرح high efficiency irrigation systems ایسے ہیں جیسے sprinkler, drip, laser leveling اور اسی قسم کی چیزیں ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کی domain میں آتی ہیں جس کے لئے اُن کے باقاعدہ پروگرام ہیں جس میں وہ کاشتکار کے ساتھ in partnership subsidize کرتے ہیں کیونکہ یہ سسٹم مہنگا ہوتا ہے۔ بہرحال کاشتکاروں کو سبسڈی دے کر یہ سسٹم دیا جارہا ہے۔ اس کے ساتھ ہمارے ایسے بیجوں کی ضرورت ہے جو کم پانی لیں اور اس حوالے سے میں نے پہلے عرض کیا کہ یہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کی domain میں آجاتا ہے۔ جب تک پانی دریا میں ہوتا ہے تو وہ وفاق کے تحت ہوتا ہے، جب بیراجوں سے نہروں میں آتا ہے تب ہمارے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس آجاتا ہے لیکن جب نہروں سے واٹر کورسز میں چلا جاتا ہے تب ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ اُس کو look after کرتا ہے۔ ان تینوں محکموں کو آپس میں مل کر close liaison کے ساتھ لے کر چلنا ہوتا ہے۔ ہم ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے مشوروں اور اُن کی input کے ساتھ چلتے ہیں یعنی مختلف نہروں میں کس وقت کتنا پانی چھوڑنا ہے یا کون سے علاقے میں کون سی فصل کاشت ہوئی ہے یا فصل کی صورتحال کیا ہے یہ سب اُن کے ساتھ liaison کر کے ہم کرتے ہیں۔ اسی طرح high efficiency irrigation systems پر ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کام کر رہا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! میں ایک منٹ لوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! منسٹر اریگیشن نے بڑی وضاحت سے یہ فرمایا ہے اور مجھے بھی پتا ہے کہ پانی کا استعمال ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے۔ سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ جو ڈیپارٹمنٹ پانی کو کنٹرول کرتا ہے، پانی preserve کرتا ہے یا ڈیم بناتا ہے لیکن جب وہ آگے distribution پر جاتا ہے تب اُس کو استعمال کرنے کے لئے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ آتا ہے اور یہی سب سے بڑا فقدان ہے جس سے پانی کا زیاں ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ اِن کا liaison بالکل ہے لیکن پہلے جو خرابی ہوئی ہے یا پانی دینے کے جو ذمہ دار ہیں اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ اگر اریگیشن ڈیپارٹمنٹ خود اپنے ہاتھ میں لے اور اپنے ذریعے سے پانی استعمال کروائے تو یہ بہتر ہو سکتا ہے۔ کیا اِن کی اس طرح کی کوئی پالیسی یا اس طرح کی کبھی discussion ہوئی ہے؟

جناب چیئرمین: چودھری مظہر اقبال! آپ بھی سوال کر لیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میں بڑی بے تابی سے سوال کرنا چاہ رہا تھا کیونکہ میرا علاقہ ہارون آباد اور فورٹ عباس پانی کی کمی کے شکار علاقوں میں سب سے نمایاں ہے۔ وہاں زیرِ زمین پانی کڑوا ہے اس لئے ہمیں پینے والا اور آبپاشی کے پانی کا فقدان رہتا ہے۔ Indus Water Treaty کے تحت راوی، ستلج اور دریائے بیاس کا پانی انڈیا کو دے دیا گیا جس سے ہمارے وہ سارے علاقے پانی سے محروم ہو گئے۔

جناب چیئرمین! اب صرف صادقیہ اور فورڈواہ نہروں پر اِن تمام علاقوں کا سارا دارومدار ہے لیکن وزیر آبپاشی کو معلوم ہو گا کہ 30 سے 40 فیصد پانی کی مقدار میں کمی overall آ گئی ہے۔ وزیر آبپاشی جیسے بات کر رہے ہیں کہ پانی کا efficient سسٹم ہونا چاہئے لیکن میں نے already request کی تھی کہ زراعت، خوراک اور آبپاشی تینوں محکموں کی ایوان میں اکٹھی بحث رکھیں کیونکہ پنجاب زرعی صوبہ ہے اور ہماری کاٹن کی فصل اس دفعہ بُری طرح پانی کی کمی کا شکار ہوئی ہے۔

MR CHAIRMAN: Please come to the question.

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ پانی کے efficient system کے اوپر بات ہوئی ہے تو صادقیہ اور بڑی نہر ہاکڑا کی lining and habilitation کے منصوبے بھی زیر تکمیل تھے کیونکہ جب پانی چھوڑا جاتا ہے تب اُن کے پشتے بالکل ٹوٹ جاتے ہیں لہٰذا ان کی lining ہونے والی ہے۔ SCARP کے ٹیوب ویلوں کا پانی آگے پہنچانے کا منصوبہ آپ کے محکمے کے زیر غور ہے لہٰذا وہ کب تک پایۂ تکمیل ہوگا؟ آپ کے محکمے کے ذمہ پانی کی ترسیل ہے لیکن آگے محکمہ زراعت کا کام ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! محکمے کے سارے نظام کی maintenance and improvement پر مسلسل کام ہو تا رہتا ہے۔ اِن کا سوال SCARP کے ٹیوب ویلوں کا تھا تو میری گزارش ہوگی کہ ہم محکمہ اریگیشن پر discussion کے لئے تاریخ طے کر لیں کیونکہ اس پر serious discussion ہونے اور سب کی input کی ضرورت ہے۔ پاکستان اس وقت دنیا کے water stressed countries میں سے ایک ہے لہٰذا ہمیں اس چیز پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے اپنے محدود وسائل کو کیسے آگے بہتر لے کر چلنا ہے۔ ہم SCARP کے ٹیوب ویلوں کی situation سے باہر نکل گئے ہیں البتہ ہم جب general debate کے لئے ایک دن رکھیں گے تب generally اس کو بھی discuss کر لیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میری منسٹر اریگیشن سے یہ گزارش ہے کہ میرے حلقہ چنیوٹ اور چنیوٹ کی باؤنڈری کے ساتھ ساتھ واٹر سپلائی کے ٹیوب ویل لگے تھے جس میں ایک JICA کا پراجیکٹ تھا اور فیصل آباد کو پانی سپلائی کرنے کے لئے 32/30 ٹیوب ویل لگائے گئے تھے۔ ہمارا واٹر ٹیبل بہت ہی نیچے چلا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے منسٹر صاحب سے ایک دفعہ گزارش کی تھی کہ آپ وزیر بنے ہیں اور ہمارے مسائل کو بھی سمجھتے ہیں۔ اُن سے میں نے کہا کہ پانی کی بہت کمی ہے لیکن ہمارے ہاں نہروں کی lining, rehabilitation یا اس طرح کی کوئی سکیم نہیں ہے جس پر انہوں نے کہا کہ آپ کا sweet water zone ہے اس لئے ہم نہیں دے سکتے۔ ہمارا sweet water zone ہونے کی وجہ سے پہلے ہمارا پانی کاٹ کر ٹوبہ ٹیک سنگھ اور فیصل آباد کو دے دیا گیا لہٰذا اب میری اُن سے گزارش ہے کہ ہمیں sweet water zone کی سزا ہی ملنی ہے یا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے---

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میں اب سوال کر رہا ہوں کہ حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے کہ sweet water zone کو بھی پانی save کرنے کے لئے کوئی لائننگ کی سکیم یا اگر کوئی مہربانی فرما دیں تو میں ان کا بڑا ممنون ہوں گا کیونکہ ہمیں پانی کا بڑا مسئلہ ہے اور ٹیل پر کبھی پانی نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: ایک سوال پر چھ ضمنی سوالات ہو چکے ہیں تو میرا خیال ہے کہ اب اس کو ختم کر دیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! یہ اس سوال کے scope سے بھی باہر ہے---

جناب چیئرمین: جی، بالکل۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! کینال لائننگ اور چیز ہے اور اس کا مطلب ہے کہ اس پر ایک debate بنتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل ایک debate بنتی ہے۔

معزز ممبران: جناب چیئرمین! اس پر بحث کے لئے کوئی دن مختص کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل وزیر قانون اس پر بحث کے لئے کوئی دن رکھ رہے ہیں اس دن انشاءاللہ بحث کی جائے گی۔

جناب شہباز احمد (پی پی۔130): جناب چیئرمین! ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب شہباز احمد (پی پی۔130): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میری گزارش یہ ہے کہ ضلع جھنگ تین دریاؤں کے درمیان واقع ہے یہاں سے دریائے جہلم بھی گزرتا ہے، دریائے چناب بھی گزرتا ہے اور دریائے راوی بھی گزرتا ہے جبکہ ہمارے ضلع کے پانی کا level دس فٹ کے بعد نیچے پانی آجاتا ہے تو میری وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ سکارپ ٹیوب ویل ضلع جھنگ میں چلائے جائیں تاکہ ہمارے ضلع کے پانی کا level نیچے جائے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے؟

جناب شہباز احمد (پی پی۔130): جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ ہماری نہر رنگ پور کینال چھ ماہ کی ہے اور چھ ماہ پانی ہمیں نہیں ملتا تو ہماری اس نہر کو سالانہ کیا جائے یا سکارپ ٹیوب ویل چلائے جائیں تاکہ ہمیں گندم کی بیجائی کے لئے بھی پانی دستیاب ہو سکے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے؟

جناب شہباز احمد (پی پی۔130): جناب چیئرمین! میں یہ سوال ہی کر رہا ہوں اور میں جواب نہیں دے رہا۔ میری دوسری گزارش وزیر موصوف سے یہ ہے کہ ہمارے ہاں پانی کی چوری بہت ہے اور راجباہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب شہباز احمد! اس حوالے سے بحث کے لئے دن مقرر کر رہے ہیں تو آپ مہربانی کر کے اس دن اس پر بات کر لیں اور اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! سوال نمبر 428 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب نصیر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں حالیہ بارشوں اور سیلاب کے نقصانات سے متعلقہ تفصیلات

*428: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حالیہ بارشوں اور بھارت کی طرف سے دریاؤں اور نالوں میں پانی چھوڑنے سے صوبہ کے کتنے اضلاع متاثر ہوئے؟

(ب) سیالکوٹ، نارووال اور قصور میں کتنے متاثرہ لوگوں نے نقل مکانی کی؟

(ج) فصلوں اور جانوروں کے نقصانات کا کل کتنا تخمینہ لگایا گیا ہے؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) حالیہ بارشوں اور بھارت کی طرف سے دریاؤں اور نالوں میں پانی چھوڑنے کی وجہ سے پنجاب کے درج ذیل اُنیس اضلاع متاثر ہوئے۔

بہاولپور، بھکر، گجرات، جھنگ، حافظ آباد، خانیوال، لاہور، میانوالی، پاکپتن، راولپنڈی، ساہیوال، شیخوپورہ، خوشاب، ملتان، سرگودھا، سیالکوٹ، قصور، لیہ، نارووال۔

اضافی مواد مع نقصانات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) رپورٹ حسب ذیل ہے:

سیالکوٹ: 15000 لوگوں نے عارضی طور پر نقل مکانی کی تاہم سیلابی پانی جلد اتر جانے کی وجہ سے لوگ اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔

نارووال: کوئی نقل مکانی کی اطلاع نہ ہے۔ تاہم 5 افراد جو پانی میں گھر گئے تھے ان کو محفوظ مقام پر منتقل کیا گیا۔

قصور: لوگوں کے نقل مکانی کی کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) مون سون سیزن 2018 میں معمول سے کم بارشیں ہوئیں اس لئے کسی بھی ضلع میں فصلوں کو کوئی نقصان نہ پہنچا تاہم ضلع گجرات میں ایک گائے اور دو بچھڑے ہلاک ہونے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! اس سوال کے جز (ج) کے جواب میں ہے کہ مون سون سیزن 2018 میں معمول سے کم بارشیں ہوئیں اس لئے کسی بھی ضلع میں فصلوں کا کوئی نقصان نہیں ہوا تاہم ضلع گجرات میں ایک گائے اور دو بچھڑے ہلاک ہونے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ یہاں پر دیا گیا جواب غلط ہے اور ابھی ٹی وی پر بھی میں دیکھ رہا تھا کہ فصلات کے لئے انشورنس پالیسی جاری کرنے کا حکم ہوا ہے تو ہمارے جو اضلاع ہیں جن میں میانوالی، بھکر، خوشاب اور مظفر گڑھ میں فصلات کی پہلے انشورنس ہوتی ہے کیونکہ یہ علاقے بارانی ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں سوال بھی بتاتا ہوں پہلے مجھے background تو بتانے دیں ناں۔ یہ جواب غلط دیا گیا ہے اور میرے حلقے پی پی۔84 بلکہ پوری تحصیل نور تھل میں بارشوں کی کمی کی وجہ سے زیادہ نقصان ہوا ہے جبکہ یہاں جواب میں کہہ رہے ہیں کہ نقصان نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین! میرے حلقے نور پور تھل میں نیچے سے ساری رپورٹیں سارا کچھ آکر ادھر ڈائریکٹر جنرل ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے پاس فائل ڈیڑھ مہینے سے پڑی ہے اور وہ ادھر سے اس فائل کو نکال نہیں رہے کیونکہ اس کی problem یہ ہے کہ انشورنس پالیسی والا ایک مافیا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! آپ کا سوال کیا ہے؟

Please come to the question.

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں اسی پر آرہا ہوں کہ میں پہلے اس کی background بتا کر پھر میں سوال کروں گا اور آج تو اتنا rush بھی آپ کے پاس نہیں ہے اس لئے میری بات سنیں کہ وہ جو فائل ڈائریکٹر جنرل کے پاس پڑی ہے تو انشورنس کمپنی والے اتنا بڑا مافیا ہیں کہ پریمیئم تو انہوں نے لے لیا ہے لیکن آفت زدہ علاقوں کی فائل دو ماہ سے ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے ڈائریکٹر جنرل کے پاس پڑی ہے تو میرا اس پر سوال یہ ہے کہ۔۔۔

معزز ممبران: جناب چیئر مین! سوال کیا ہے وہ کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جناب محمد وارث شاد! آپ سوال پر آئیں کہ آپ کا سوال کیا ہے؟

Please come to the question.

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! یہ ساری background دینے کے بعد میر امنسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ جو غلط بیانی ان کے محکمہ نے کی ہے، غلط جواب دینے کی کب انکوائری کروائیں گے اور اس کے بعد نور پور تھل کو کب تک آفت زدہ کروادیں گے؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب چیئر مین! شکریہ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ پہلا سوال ہے جو میرے بھائی جناب محمد وارث شاد نے کیا ہے لیکن ان سے پہلے سوال نمبر بھی نہیں پوچھا گیا کہ سوال کا نمبر کیا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ جو سوالات میرے بھائی نے یہاں اسمبلی میں پوچھے ہیں ان کا تفصیلی جواب ہم نے دیا ہے۔

جناب چیئر مین! انہوں نے جز (ج) کے متعلق کہا ہے کہ فصلوں اور جانوروں کے نقصان کا تخمینہ کیا ہے تو جواب میں ہے کہ مون سون کی بارشیں کم ہوئی ہیں اور ہونے والے نقصان کا تخمینہ 60 ہزار روپے ہے جس کی تفصیل میرے پاس ہے۔ اگر معزز ممبر چاہیں تو میں انشاءاللہ انہیں دکھا سکتا ہوں۔

جناب چیئر مین! انہوں نے ضلع خوشاب کی بات کی ہے تو جز (الف) میں انہوں نے اضلاع کے متعلق پوچھا ہے کہ پورے صوبہ میں کن اضلاع میں نقصان ہوا ہے تو بارشیں ہوئی ہیں، بھارت نے پانی چھوڑا ہے جس کے جواب میں بڑی تفصیل سے بتایا ہے کہ پورے صوبہ کے اُنیس اضلاع ہیں جن میں معمولی سا کہیں نقصان ہوا ہے کیونکہ زیادہ بارشیں نہیں ہوئیں۔ جن علاقوں یا اضلاع میں نالہ ایک اور نالہ ڈیک کا پانی آیا ان کی بھی تفصیل دی ہوئی ہے۔ اگر کہتے ہیں تو میں سارا جواب پڑھ کر بتا سکتا ہوں کیونکہ ضلع خوشاب کا تو اس جواب میں غالباً ذکر ہے لیکن اس میں کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اگر میرے بھائی کے پاس نقصان کا کوئی ثبوت ہے تو مجھے بتا دیں تو ہم دوبارہ محکمہ سے پوچھ لیتے ہیں۔ میں اپنے بھائی کو ایک اور بات بتا دوں کہ ہمارا جو PDMA ہے۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب فرمارہے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی ثبوت ہے تو وہ پھر بتادیں ہم کرلیں گے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ ان سے مل لیں ناں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! ثبوت یہ ہے کہ تحصیل نورپور تھل نہیں بلکہ ضلع خوشاب کی جو hierarchy ہے جو آپ نے بنائی ہے اور ہم ایک سسٹم کے تحت چل رہے ہیں پورا ضلع خوشاب، اس کے بعد کمشنر سرگودھا نے یہ لکھ کر بھیجا ہے کہ نورپور تھل میں فصلیں تباہ ہوگئی ہیں اور وہاں پر بہت نقصان ہوا ہے اس لئے اس علاقے کو آفت زدہ قرار دیا جائے۔

جناب چیئرمین! اب اس کی فائل ڈی۔جی ڈیزاسٹر مینجمنٹ روک کر بیٹھے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! آپ کا سوال کیا ہے؟

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہاں جز(الف) کے جواب میں جن اضلاع کا نام ہے ان میں ضلع بھکر بھی ہے تو میں وزیر موصوف سے یہ جاننا چاہوں گا کہ بھکر میں ہونے والے نقصانات کی نوعیت کیا ہے اس کی تفصیل بتادیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب چیئرمین! بھکر میں بارشوں کی وجہ سے جو نقصان ہوا ہے اس میں دو death ہوئی ہیں اور ایک مکان کا معمولی سا نقصان ہوا ہے۔ اس کے علاوہ تفصیل کے مطابق بھکر میں اور کوئی نقصان نہیں ہوا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں نے منسٹر صاحب سے پوچھنا ہے کہ حالیہ بارشوں سے مراد انہوں نے کون سا period لیا ہے اور کتنی بارشیں ہوئی ہیں؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب چیئر مین! حالیہ جو بارشیں ہوئی ہیں وہ معمول سے کم ہوئی ہیں اور 313 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی ہے۔

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب چیئر مین! ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے جیسے آپ نے فرمایا کہ اریگیشن اور ایگریکلچر بہت thin line ہے تو کیا ہم جان سکتے ہیں کہ جیسے ٹیوب ویل اور surface کی بات۔۔۔

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ کا سوال کیا ہے؟

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب چیئر مین! میں یہ بات کر رہی ہوں کہ آپ نے کیا واسا کو اپنے ساتھ on board لیا؟ بات یہ ہے کہ آپ sprinkle اور تمام چیزوں کے اوپر کام کر رہے ہیں تو specific ڈسٹرکٹ سے اس میں south, north, west and east کس کو آپ نے focus کیا ہوا ہے۔

جناب چیئر مین! منسٹر صاحب kindly بتائیں گے کہ اے ڈی پی میں کون کون سے ڈسٹرکٹس انہوں نے focus کئے ہوئے ہیں؟

جناب چیئر مین: آپ کا سوال اس سے related نہیں ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب چیئر مین! میڈم نے جو کہا ہے یہ میرے متعلقہ سوال نہیں ہے یہ تو اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کا سوال ہے۔

جناب چیئر مین: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! آپ کی اجازت سے سوال میں پوچھا گیا تھا کہ کتنے متاثرہ لوگوں نے نقل مکانی کی اور فصلوں، جانوروں کے نقصانات کا کل کتنا تخمینہ لگایا گیا ہے تو آپ دیکھیں کہ جواب میں بتایا گیا ہے مون سون سیزن 2018 میں معمول سے کم بارشیں ہوئیں اس

لئے کسی بھی ضلع میں فصلوں کو کوئی نقصان نہ پہنچا تاہم ضلع گجرات میں ایک گائے اور دو بچھڑے ہلاک ہوئے۔ آپ دیکھیں ان کا جو annexure ہے اس میں ان بارشوں کی وجہ سے 161 اموات ہوئی ہیں 9 انسانی جانوں کا زیاں ہوا ہے 191 افراد زخمی ہوئے ہیں 15 ہزار 5 لوگ۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! اس میں آپ کا سوال کیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! عرض سنیں میں ضمنی سوال ہی کر رہا ہوں پندرہ ہزار پانچ متاثرہ افراد نے نقل مقانی کی ہے۔ 240 آبادیاں متاثر ہوئی ہیں مزید 290 ایکڑ رقبہ متاثر ہوا ہے اور پانچ گاؤں متاثر ہوئے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کوئی نقصان نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین! اس میں پوچھا گیا ہے کہ تخمینہ کیا ہے، وہ تو بتایا نہیں اور جن لوگوں کا اتنا نقصان ہوا اُن لوگوں کے لئے حکومت نے، ڈیپارٹمنٹ نے کیا ازالہ کیا اور کیا یہ اس کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب چیئرمین! میں نے پہلے اس کا جواب دیا تھا یہ شاید سن نہیں سکے۔ میں نے کہا تھا جو نقصان ہوا ہے اس کا تخمینہ 60 ہزار روپیہ ہے اور یہ کیس under process ہے انشاءاللہ ان کو اس کا معاوضہ دیا جائے گا جو انہوں نے بات کی کہ 161 اموات ہوئیں تو اس سلسلے میں اپنے بھائی کو بتانا چاہتا ہوں کہ ان کا جو کیس ہے میرے پاس اُس کی ساری detail ہے PDMA آٹھ لاکھ روپیہ ایک death کا ادا کرتی ہے۔

جناب چیئرمین! ایک death ہو جائے یا خدانخواستہ کوئی mishap ہو جائے تو آٹھ لاکھ روپیہ PDMA ادا کرتی ہے اور وہ چوبیس گھنٹوں میں ادا کیا جاتا اور تمام جو اضلاع ہیں جہاں پر ایسا کوئی نقصان ہوتا ہے وہاں کا ڈپٹی کمشنر ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیٹی کا چیئرمین ہے۔ وہ چوبیس گھنٹوں میں ادائیگی کرتا ہے اور یہ جتنی بھی اموات ہوئی ہیں سب کو یہ معاوضہ ادا کر دیا گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو 60290 ایکڑ اراضی کے against ان کی کیا yardstick ہے؟ عوام کو بتا دیں اور secondly کیا یہ assurance دیتے ہیں کہ جتنی 161 اموات ہوئی ہیں کیا اُن کو ادائیگی ہو چکی ہے۔ یہ بتائیں؟

محترمہ عابدہ بی بی: جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ پہلے منسٹر صاحب کو جواب تو دے لینے دیں۔

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب چیئر مین! یہ جو اموات ہوئیں ہیں اس کی ادائیگی 19 ملین روپے ہو چکی ہے۔

جناب چیئر مین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر 667 ہے اس میں میری گزارش ہے کہ منسٹر صاحب سوال کا جواب ہے اس کو پڑھ دیں۔

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئر مین! معزز ممبر اپنا سوال پڑھیں میں جواب پڑھتا ہوں۔

صوبہ میں آبپاشی ریسرچ انسٹیٹیوٹ سے متعلقہ تفصیلات

***667: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ کتنے ہیں؟

(ب) مذکورہ ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے قیام کے اغراض و مقاصد سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں کون سے افسران و اہلکاران کی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(د) صوبہ میں گراؤنڈ واٹر مینجمنٹ سیل کہاں پر ہے اس کے قیام کے اغراض و مقاصد سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) صوبہ میں اس وقت Aquifer Level کتنا ہے اور یہ سالانہ کتنے فٹ نیچے جا رہا ہے نیز Aquifer Level بہتر کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئر مین! ایک گزارش ہے۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! یہاں پر ہاؤس کا consensus یہ ہے کہ معزز ممبران کے سوالات بڑے اہم ہوتے ہیں جوابات کو taken as read لیا جاتا ہے تاکہ ٹائم بچ سکے اور ممبران کے اُس سوال کے بارے میں اپنے جو خدشات ہیں اور جواب کے بارے میں وہ بتائے جائیں۔ ابھی جو میرے بھائی نے کہا ہے رولز میں اُن کا right ہے کہ وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ منسٹر جواب پڑھے لیکن جو ایک tradition چل رہی ہے یا جو ممبران کا اپنے consensus سے ایک فیصلہ ہو چکا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ بجائے اس کے انہوں نے خود سوال پڑھا ہوا ہے تو اُس میں سے جو انہوں نے ضمنی سوال کرنا ہے وہ کر دیں تاکہ ٹائم بچے اگلے دو تین سوالات آسکیں اگر اس سوال کا جواب معزز منسٹر صاحب پڑھنا شروع کریں گے تو ٹائم ختم ہو جائے تو جو باقی ممبران ہیں اُن کا جو right ہے وہ ختم ہو جائے گا میں ان سے request کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں معزز ممبر میرے خیال میں تیاری کر کے نہیں آئے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! جناب سعید اکبر خان نے بات درست کی ہے لیکن میں جزوی طور پر اختلاف کرتا ہوں انہوں نے اپنی گفتگو میں خود کہا ہے یہ معزز ممبر کا استحقاق ہے کہ وہ taken as read بھی لے لے اور پڑھنے کے لئے بھی کہہ دے۔

جناب چیئرمین! میں یہ دیکھتا رہا ہوں کہ بعض جواب ایسے ہوتے ہیں کہ جس میں پورے ہاؤس کی اور اس ہاؤس کی وساطت سے میڈیا کے اوپر بھی ایک awareness ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین! اس کا جو جز (ب) ہے میں دیکھ رہا تھا کہ اگر واقعی یہ پڑھ دیا جائے کہ جو اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہے اُس کے اغراض و مقاصد اگر فرض کریں سوال جواب کی نشست شروع ہوتی ہے تو پنجاب کے عوام کو شاید اس کے اغراض و مقاصد کا پتا چل سکے کیونکہ اس طرح سے کوئی فورم نہیں ہے کہ وہ جا سکیں تو یہ ممبر پر چھوڑ دینا چاہئے کہ وہ taken as read لیتا ہے یا

نہیں لیتا اور اس سوال میں تو کافی گنجائش ہے کہ معزز منسٹر جو ہیں وہ جواب پڑھیں تا کہ ہم سارے سن سکیں کہ جو اتنا important institution ہے اُس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! جناب سعید اکبر خان نے جو بات کی ہے میں اُس پر سو فیصد ہی اتفاق کرتا ہوں کیونکہ this house is governed by traditions and precedents اور اُس میں جو بات انہوں نے فرمائی ہے اگر اُس کو follow کیا جائے تو زیادہ تر سوالات اپوزیشن کے ہوتے ہیں اور اپوزیشن کا اس میں استحقاق بھی ہے اور زیادہ سے زیادہ سوالات on board آجائیں، یہ discuss ہو جائیں اور یہ بھی طے ہو چکا ہے کہ جو سوال کرنے والا ہے اُس نے محنت کر کے سوال کیا ہوتا ہے اُس کے تین ضمنی سوال کرنا پہلے اُس کا استحقاق ہے اگر وہ ایک کر کے بیٹھ جاتا ہے تو باقی دوسرے معزز ممبر کریں میں اس لئے repeat کر رہا ہوں تا کہ اس ماحول میں وہ دہرائے جائیں اور یہ بات بھی ہے کہ on his behalf کرنے کو discourage کیا جاتا تھا کہ اُس نے اگر سوال کرنا ہے تو وہ خود سوال کرے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ اگر تین سوال چلتے رہتے ہیں اب ایک سوال میں تقریباً آدھا گھنٹہ لگا ہے اور ایک وقت میں تین تین معزز ممبر کھڑے ہو کر ایک ضمنی سوال کر رہے ہوتے ہیں اُس میں بھی اپوزیشن کا نقصان ہوتا ہے اگر اپوزیشن اسی صورتحال سے ہاؤس چلانا چاہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن ہم گزارش کرتے ہیں جیسے معزز ممبر جناب سعید اکبر خان نے فرمایا جیسے میرے دوست جناب سمیع اللہ خان نے بھی فرمایا ہے کہ معزز ممبر کا اپنا استحقاق ہے لیکن دوسرے جن معزز ممبران کے سوال رہ جاتے ہیں جو کہ بعد میں بقیہ سوالات ایوان کی میز پر رکھنے والا ایک فقرا کہنا پڑھتا ہے اُس سے اگر ہم آپس میں اس کو amend کر کے چلتے رہیں کہ سوال کے جو reasonable ضمنی سوالات ہیں وہ direct کئے جائیں۔

جناب چیئرمین! یہاں ایک رواج ہے کہ ضمنی سوال کرنے سے پہلے پوری ایک تاریخ بیان کی جاتی ہے تو اس کو discourage کیا جائے۔

جناب چیئرمین: گو کہ یہ آپ کا prerogative ہے لیکن آپ ہاؤس پر رحم کریں۔ یہ چار صفحات کا جواب ہے۔ آپ کو تیاری کرکے آنا چاہئے تھا۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! آپ میری گزارش سن لیں جیسا کہ میرے فاضل colleague نے یہاں پر ذکر کیا کہ ہاؤس rules, precedents اور traditions کے تحت چلتا ہے تو یہ rules بھی ہیں، یہ tradition بھی ہے اور precedent بھی ہے پھر معزز منسٹر نے agree کیا کہ میں سوال پڑھ دوں تو وہ جواب پڑھ دیں گے لہٰذا ٹائم غیر ضروری باتوں میں spend نہ کیا جائے۔ اگر ایک مثبت activity ہو رہی ہے تو اس کو ٹائم ضائع ہونا نہیں کہتے جب معزز منسٹر جواب پڑھیں گے تو آپ خود محسوس کریں گے، یہ معزز ایوان محسوس کرے گا اور ہمارے میڈیا کے دوست محسوس کریں گے کہ یہ سوال کتنی importance کا حامل ہے۔ منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ سوال کا جواب پڑھ دیں۔

جناب چیئرمین: آپ اس کو press کرتے ہیں کہ وہ اس جواب کو پڑھیں۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! جی، ہاں پڑھیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! چودھری اشرف علی نے سوال نمبر 667 کیا ہے۔ اس سوال کے جز (الف) کا جواب یہ ہے کہ:

(الف) صوبہ پنجاب میں ایک اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہے۔ اس کا قیام 1924 میں وجود میں آیا۔ جو کہ پنجاب اریگیشن ڈیپارٹمنٹ سیکرٹریٹ لاہور میں واقع ہے اور اس کی دو شاخیں ہیں:

i۔ فزکس ونگ (فزکس ونگ کا فیلڈ ریسرچ سٹیشن ہابکوال ضلع شیخوپورہ میں واقع ہے)

ii۔ ہائیڈرالکس ونگ (ہائیڈرالکس ونگ کا فیلڈ ریسرچ سٹیشن نندی پور ضلع گوجرانوالہ میں واقع ہے)

اس سوال کے جز (ب) کا جواب یہ ہے کہ:

(ب) اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے قیام کے اغراض و مقاصد:

اس کے اغراض و مقاصد میں لیبارٹری اور فیلڈ میں آبپاشی، فلڈ اور ڈرینج کے مسائل کے بارے میں تحقیق کرنا اور فزیکل ماڈل تیار کر کے رپورٹ مرتب کرنا۔ جیسا کہ بیراج، پل، سمال ڈیم وغیرہ کے ماڈل تیار کرنا اور اس کے علاوہ سیلاب کے تحفظ کے لئے فلڈ بند کی تحقیق کرنا۔Geotechnical تحقیق کرنا۔اریگیشن سٹرکچر میں استعمال ہونے والے مٹیریل جیسا کہ سیمنٹ، سریا، بجری وغیرہ کے معیار اور مضبوطی کی جانچ پڑتال کرنا۔ پانی کے معیار کا ٹیسٹ کرنا۔ کینالlining میں استعمال ہونے والے مختلف مٹیریل کی کوالٹی اور ان کی تحقیق کرنا۔ جدید طریقوں اورtechnologies سے جیسا کہGIS/RS کی مدد سے نہری نظام کے جال کو کمپیوٹرائز کرنا۔ دریا اور نہروں میں بہہ کر آنے والےsediment load کی تحقیق کرنا۔ نہروں سے زیر زمین جانے والے پانی کا تخمینہ لگانا۔ ڈرینج کے مسائل پر ریسرچ کرنا۔ پانی کی بچت کے طریقوں پر ریسرچ کرنا۔ زیر زمین پانی کے مسائل پر ریسرچ کرنا اور حل تجویز کرنا۔

بارش کے پانی کو استعمال میں لانے کے لئے تحقیق کرنا۔ دستیاب دریائی پانی کو بہتر استعمال اور محفوظ کرنے کی سفارشات مرتب کرنا ہے۔ طغیانی کی وجہ سے ہونے والے نقصانات کو کم یا ختم کرنے کے لئے دریاؤں پر حفاظتی پشتوں اور دریاؤں کے بہاؤ کو کنٹرول کرنے کے لئے تجربات کرنا اور اس کے نتائج کو سامنے رکھتے ہوئے سفارشات مرتب کرنا ہے۔

محکمہ انہار میں آبپاشی کے لئے دستیاب پانی کو بیراج، ہیڈورکس کے ذریعے کنٹرول کرنے اور نئے بیراج، ہیڈورکس، پلوں کی نئی تعمیر کے لئے موزوں ترین جگہ، سمت اور پانی کے بہاؤ کا موزوں تخمینہ تجربات کی مدد سے لگایا جاتا ہے اور سفارشات مرتب کر کے دینا۔ پن بجلی گھروں کی نئی تعمیر کے لئے موزوں سمت جگہ اور بہاؤ کا تجربات کی مدد سے تخمینہ لگایا جاتا ہے اور سفارشات مرتب کی جاتی ہیں۔

اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ (محکمہ انہار) کے ساتھ ساتھ، نیسپاک، نیشنل ہائی ویز، محکمہ مواصلات و تعمیرات، پاکستان آرمی، آئیل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور دیگر پاکستانی محکموں کے لئے دریائی پانی کی وجہ سے پیدا شدہ مسائل کا تجربات کی مدد سے موزوں ترین حل نکال کر سفارشات مرتب کی جاتی ہیں۔

اس سوال کے جز(ج) کا جواب یہ ہے کہ:

(ج) خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تو وہ میں پڑھ دیتا ہوں۔اس کی vacancy position یہ ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹرBPS-18، اسسٹنٹ ڈائریکٹر بی پی ایس۔17، ماڈل فور مین بی پی ایس۔10، ڈاک روم اٹینڈنٹ بی پی ایس۔5، میسن بی پی ایس۔5، ٹریڈل مشین آپریٹر بی پی ایس۔5، Instrument Mechanic BPS-5، Binder BPS-2، لیبارٹری اسسٹنٹ بی پی ایس۔2، لیبارٹری اٹینڈنٹ بی پی ایس۔ 1اور نائب قاصد بی پی ایس۔1کی اسامیاں ہیں۔اس میں دو ڈپٹی ڈائریکٹر، چھ اسسٹنٹ ڈائریکٹر، ایک ماڈل فورمین، دوSilt observer، ایک ڈاک روم اٹینڈنٹ، تین میسن، ٹریڈل میشن آپریٹر، ایکInstrument Mechanic، ایکBinder، پندرہ لیبارٹری اسسٹنٹ، 9لیبارٹری اٹینڈنٹ اور ایک اسامی نائب قاصد کی ہے۔ان کی خالی پڑی اسامیوں کےremarksمیں ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر کے لئےrequisitionبھیجی گئی ہے اور اس پر process ہو رہا ہے، Assistant Director vacancy because of nan availability of promotion channel from SA to JROاور ماڈل فورمین کی اسامی vacant because of recruitment ban, Silt observer seat because of recruitment ban، ڈاک روم اٹینڈنٹ کی اسامی بھیbanکی وجہ سے خالی ہے، میسن کی اسامیbanکی وجہ سے خالی ہے، treadmill Machine Operator اسامیbanکی وجہ سے خالی ہے، Instrument Mechanicکی اسامی بھیbanکی وجہ سے خالی ہے، بیلدار کی اسامی بھیbanکی وجہ سے خالی ہے، لیبارٹری

اسسٹنٹ کی اسامی بھیbanکی وجہ سے خالی ہے اور نائب قاصد کی اسامی بھیbanکی وجہ سے خالی ہے۔

اس سوال کے جز(د) کا جواب یہ ہے کہ:

(د) صوبہ میں گراؤنڈ واٹر مینجمنٹ سیل کا قیام اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے فزکس ڈائریکٹوریٹ میں بذریعہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ نوٹیفکیشن نمبری حوالہ نمبرSO(Evl) IRRI-1-2/2006مورخہ 2013-12-09کے تحت ہوا۔

اس کے اغراض و مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

i۔ کینال کمانڈ ایریا میں زیر زمین پانی کی صورتحال کیGIS mappingکرنا۔

ii۔ محکمہ کے سپرنٹنڈنگ انجینئرز کے ساتھ زیر زمین پانی کی معلومات اور انتظام کے بارے میں رابطہ۔

iii۔ زیر زمین پانی کی ماڈلنگ اور مینجمنٹ کی سرگرمیوں کو انجام دینا۔

iv۔ کم زیر زمین پانی کے لیول والے علاقوں کی نشاندہی کرنا اور ان علاقوں میں زیر زمین پانی کےSustainableاستعمال اور مینجمنٹ کے لئے پلاننگ اور ریسرچ کرنا۔

V۔ مصنوعی طریقوں سے زیر زمین پانی کے لیول کو بڑھانے کے لئے ریسرچ کرنا۔

اس سوال کے جز(ہ) کا جواب یہ ہے کہ:

(ہ) صوبہ میںAquifer Levelبعض علاقوں میں خصوصاً بڑے شہروں میں جیسے لاہور، ملتان، بہاولپور، لودھراں، وہاڑی، خانیوال، پاکپتن، بہاولنگر، قصور، اوکاڑہ میں مختلف شرح سے سالانہ 0.5سے 3.0فٹ نیچے جا رہا ہے۔

مزید یہ کہ لاہور میں سالانہ 2.5فٹ اوسطاً نیچے جا رہا ہے۔ بعض علاقوں میں پانی کا لیول معمولی کمی بیشی سے برقرار ہے۔ صوبہ میں اس وقتAquifer Levelمختلف علاقوں میں مختلف ہے۔ صوبائی دارالحکومت لاہور میں زیر زمین پانی کا لیول تقریباً 135فٹ تک ریکارڈ کیا گیا ہے جو کہ سب سے زیادہ ہے۔

i۔ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب نے اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں گراؤنڈ واٹر مینجمنٹ سیل قائم کیا ہے۔جہاں زیر زمین پانی کے مسائل پر ریسرچ اور حل تجویز کئے جاتے ہیں۔

ii۔ زیر زمین پانی کو ریگولیٹ کرنے کے لئے واٹر ایکٹ 2019 بھی تیار کیا گیا ہے۔

iii۔ پانی کے ذخائر کو مناسب طریقے سے استعمال کرنے کے لئے پنجاب واٹر پالیسی 2018 بنائی گئی ہے جو کہ منظور ہو چکی ہے۔

iv۔ کسانوں اور دیگر عوام میں آگاہی مہم کے ذریعے زیر زمین پانی کی اہمیت اور مناسب استعمال کے لئے سیمینار اور پورے پنجاب میں ورکشاپس منعقد کی گئی ہیں۔

V۔ زیر زمین پانی کے لیول کو artificial recharge کے ذریعے بحال کرنے کے لئے اولڈ میلسی کینال میں ہیڈ اسلام سے فلڈ واٹر ریچارج کرنے کا منصوبہ زیر تکمیل ہے۔

vi۔ دریائے راوی کے اردگرد، راوی سائفن سے موہلنوال تک زیر زمین پانی کا لیول اور چیکنگ اور تجزیہ کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! اگر میرے دوستوں کو واٹر پالیسی پر بھی بیان چاہئے تو I can continue with that آپ جیسے مناسب سمجھیں۔جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! وزیر آبپاشی جناب محمد محسن لغاری پرانے پارلیمنٹیرین ہیں انہوں نے آج کمال طریقے سے وقت کو استعمال کیا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! کیا ہم نے کیا ہے؟

جناب چیئرمین: شیخ علاؤالدین! آپ کی طرف سے press ہوا ہے۔اگر آپ press نہ کرتے تو وہ نہ پڑھتے۔پلیز! آپ سوال کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! یہ جواب تیزی سے بھی پڑھا جا سکتا تھا لیکن انہوں نے کمال طریقے سے ٹائم کا استعمال کیا ہے۔

جناب چیئرمین: انہوں نے تو آپ کو تفصیل دی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! جواب میں کہا گیا ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں زیر زمین پانی کا لیول تقریباً 135 فٹ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ زیادہ دور نہیں جاتے بلکہ اس وقت جہاں میں اور آپ موجود ہیں اسمبلی جو مال روڈ پر ہے یہاں 290 فٹ پر پانی ہے۔

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! یہ average ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! مجھ ایک بندے کا کتنے منسٹر جواب دیں گے؟

جناب چیئرمین: شیخ علاؤالدین! پلیز! آپ سوال کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! اس طرح نہیں ہونا چاہئے۔ میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ صوبائی دارالحکومت میں جو 135 فٹ کہا گیا ہے یہ غلط ہے۔ میں یہ بھی نہیں کہتا کہ اس ریسرچ پر اتنا پیسا ضائع ہو رہا ہے کیا کوئی third party evaluation ہوئی؟ چلو میں نہیں کہتا یہ اتنی بڑی کارروائی ڈالی گئی ہے اس کا بجٹ کہاں ہے کسی نے third party evaluation نہیں کی۔ یہ نہ کہا جائے کہ ہم نے نہیں کی تو انہوں نے بھی نہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسمبلی فلور پر کھڑے ہو کر یہ کہنا کہ لاہور میں پانی کا لیول 135 فٹ ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ یہ جواب غلط ہے چونکہ لاہور کا پانی تو 290 فٹ سے بھی نیچے جا چکا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ منسٹر صاحب کو جواب دینے دیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! لاہور کے مختلف علاقوں میں مختلف water table ہو گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! یہ غلط جواب ہے۔

MR CHAIRMAN: Sheikh Ala-ud-Din Sahib! Please address the chair.

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! مجھے لگتا ہے کہ گیس نہیں آئی اور معزز ممبر شیخ علاؤالدین نے چائے نہیں پی اس لئے اتنے غصے میں ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! جناب محمد محسن لغاری بہت competent ہیں انہیں آپ کی مدد کی ضرورت نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب چیئرمین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سرگودھا: بھاگٹانوالہ میں پٹواری کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*630: **جناب محمد منیب سلطان چیمہ**: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا میں مظفر پٹواری کتنے عرصے سے تعینات ہے اور عرصہ پندرہ سال سے اس کی کس کس جگہ تعیناتی ہوئی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مظفر پٹواری کی بھاگٹانوالہ سرگودھا میں تعیناتی کے دوران مقامی تجاوزات مافیا کی ملی بھگت سے انارکلی بھاگٹانوالہ بازار سرگودھا میں سرکاری زمین پر غیر قانونی دکانیں تعمیر کی گئیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت تجاوزات کے خلاف ایکشن لے رہی ہے مگر ان دکانوں کے خلاف ابھی تک کیوں نہیں کارروائی کی گئی، جو کہ محکمہ مال کی سرکاری جگہ پر تعمیر کی گئی ہیں، کیا حکومت انارکلی بازار میں موجود ناجائز تجاوزات کے خلاف آپریشن کے دوران ان دکانوں کو گرانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نیز یہاں پر موجود عرصہ دراز سے تعینات پٹواری کو کسی اور جگہ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) بمطابق رپورٹ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو) سرگودھا مظفر پٹواری تحصیل بھاگٹانوالہ حلقہ میں تعینات نہ ہے تاہم اسی حلقہ میں سابقہ تعیناتی کی تاریخ وار فہرست ذیل ہے:

I۔ 22.07.2008تا12.08.2010

.ii 09.12.2010تا04.12.2013

.iii 03.06.2013تا06.12.2015

.iv 18.11.2017تا14.07.2018

.v 15.08.2018تا07.09.2018

(ب) بمطابق رپورٹ یہ درست نہ ہے آمدہ حکم ڈپٹی کمشنر بحوالہ چٹھی نمبر CC/2422 مورخہ 25.04.1975 بروئے رپٹ روزنامچہ واقعاتی نمبر 317 مورخہ 01.05.1975 کے تحت رقبہ Integrated Rural Development Programme (Coprative Department) کو قبضہ دیا گیا اور محکمہ ہذا نے ہی دکانات تعمیر کروائی تھیں۔

بظاہر پٹواری مظفر کا سوائے تعیناتی کے ان کی تعمیر میں کوئی کردار ظاہر نہ ہے بلکہ اس نے اپنے عرصہ تعیناتی میں کوآپریٹوڈیپارٹمنٹ کی جانب سے بغیر اجازت دکانیں تعمیر کرنے کے خلاف متعدد بار رپورٹ ہائے افسران بالا کو تحریر کی ہیں بادی النظر میں اس کے ملوث ہونے کا کوئی ثبوت نہ ہے۔

(ج) بمطابق رپورٹ یہ درست نہ ہے دکانات ہائے کے خلاف رپورٹ مورخہ 30.06.2010،25.06.2010،21.06.2010،12.06.2010 درج کی گئی ہیں جن کی نقول (جھنڈی الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ دکانات ہذا مورخہ 22.08.2010 سے لے کر آج تک موقع پر seal ہیں نیز بھاگٹانوالہ الف/23 جنوبی میں محمد شیر پٹواری تعینات ہے۔

فیصل آباد: محکمہ آبپاشی

کے دفاتر وملازمین اور ترقیاتی بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***698: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں محکمہ آبپاشی کے کتنے دفاتر اور ملازمین کام کرتے ہیں؟

(ب) محکمہ آبپاشی ضلع ہذا کا سال 2018-19 کا بجٹ مدوار کتنا ہے، ترقیاتی فنڈ کتنا اور کس کس منصوبہ کے لئے ہے؟

(ج) فیصل آباد شہر میں محکمہ ہذا کی کتنی رہائش گاہیں کن کن افسران کے پاس ہیں؟

(د) کوئی ریسٹ ہاؤس بھی محکمہ ہذا کا فیصل آباد میں ہے تو کس جگہ اور کتنے رقبہ پر ہے؟

وزیر آبپاشی(جناب محمد محسن لغاری):

(الف) فیصل آباد میں محکمہ انہار کے کل 30 دفاتر ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ فیصل آباد زون میں کُل 5733 ملازمین کام کرتے ہیں۔

(ب) محکمہ انہار فیصل آباد زون فیصل آباد کا سال19۔2018 کا ٹوٹل بجٹ1910.123 ملین روپے ہے ترقیاتی فنڈ اور منصوبوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فیصل آباد شہر میں افسران کی کل 34 رہائش گاہیں ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) فیصل آباد شہر میں محکمہ انہار کا کوئی ریسٹ ہاؤس نہ ہے۔

رحیم یار خان: پانی کی چوری روکنے کے لئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*725: **محترمہ عشرت اشرف:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع رحیم یار خان میں انہار سے پانی کی چوری کے خاتمہ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ب) پانی کی تقسیم میں صوبہ کو کتنا حصہ ملتا ہے اور یہ تقسیم کس سن میں ہوئی ہے؟

وزیر آبپاشی(جناب محمد محسن لغاری):

(الف) رحیم یار خان کینال سرکل تین ڈویژنز رحیم یار خان کینال ڈویژن، ڈالس کینال ڈویژن اور خان پور کینال ڈویژن پر مشتمل ہے۔ ان ڈویژنز میں واقع نہروں پر پانی کی چوری کو کنٹرول کرنے کے لئے تمام پانی چوری کے وقوعہ جات کو متعلقہ اتھارٹی تک رپورٹ کئے گئے اور پانی چوری سے توڑے گئے موگہ جات کو مرمت کیا گیا۔ پنجاب حکومت کی طرف سے مہیا کی گئی پولیس فورس اور محکمہ کے افسران و عملہ فیلڈ نے مل کر دن اور رات کو نہروں پر سرپرائز چھاپے مار کر پانی چوری میں موقع پر ملوث پائے گئے ملزمان کے خلاف قاعدہ و قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی گئی اس طرح رحیم یار خان کینال سرکل میں خریف 2018 سے دسمبر ربیع 19۔2018 تک پانی چوری کو مؤثر طور پر روکنے کے لئے درج ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی۔

1۔ پانی چوری کے خریف2018 اور ربیع19۔2018 میں6601 وقوعہ جات کو سب ڈویژنل کینال آفیسر زنے رپورٹ کیا اور اب تک پانی چوروں کے خلاف متعلقہ تھانہ جات میں254 ایف آئی آر ز کا اندراج ہو چکا ہے اور باقی پر کارروائی زیر عمل ہے۔

2۔ محکمہ کے افسران کے اچانک چھاپوں کے دوران موقع پر پانی چوری میں ملوث پائے گئے09 افراد کو گرفتار کیا گیا اور کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ1873 کی دفعہ 70 کے تحت جرمانہ اور قید کی سزا سنا کر جیل میں بھیجا گیا۔

3۔ پانی چوری کے157 وقوعہ جات کو کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ1873 کی دفعہ70 کے تحت جرمانہ کی سزائیں سنائیں اور خریف2018 اور ربیع19۔2018 میں مبلغ 1142700 روپے پانی چوری کی مد میں ملزمان سے وصول کئے گئے۔

(ب) واٹر اکارڈ کے مطابق جو کہ 1991 میں منظور ہوا تھا۔ پنجاب کے لئے خریف میں 37.07 ایم اے ایف اور ربیع میں18.87 ایم اے ایف کُل55.94 ایم اے ایف کا حصہ مقرر کیا گیا ہے لیکن منگلہ تربیلا اور چشمہ ڈیموں میں بھل جمع ہونے کی وجہ سے اور موسمی حالات کے پیش نظر دریاؤں میں پانی کی کمی کی وجہ سے پنجاب کو اوسطاً خریف میں33.86 ایم اے ایف اور ربیع میں16.0 ایم اے ایف کُل49.87 ایم اے ایف پانی دستیاب ہو رہا ہے۔ یہ کمی نئے ڈیم بنانے سے ہی پوری ہو سکے گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سیالکوٹ: جامکے چیمہ میں پانچ ایکڑ اراضی پر سٹیڈیم بنانے سے متعلقہ تفصیلات

115: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیاوزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جامکے چیمہ (تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ) میں موجود کنگن والا روڈ پر موجود پانچ ایکڑ اراضی حکومت کی ملکیت ہے؟

(ب) کیا اس اراضی پر کوئی کھیل کا میدان (سٹیڈیم) بنانے کا منصوبہ ہے تو اس پر کام کب تک شروع کیا جائے گا تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) مذکورہ اراضی پنجاب حکومت کی ملکیت ہے۔

(ب) بمطابق آمدہ رپورٹ دفتر ڈپٹی کمشنر، سیالکوٹ رقبہ مذکورہ سٹیڈیم کی تعمیر کے لئے تجویز کیا گیا۔ تاہم محکمہ بورڈ آف ریونیو میں اس بابت تجویز موصول نہ ہوئی ہے۔ تجویز موصول ہونے پر قواعد وضوابط کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جھنگ: حلقہ پی پی۔126 میں گندے پانی کے نالہ کو بند کرنے سے متعلقہ تفصیلات

193: جناب محمد معاویہ: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر حلقہ پی پی۔126 سے ملحقہ حفاظتی بند کے ساتھ ایک گندے پانی کا نالہ ہے جس کی وجہ سے جھنگ کا زمینی پانی خراب ہو گیا ہے اور اس نالے کی وجہ سے عوام مضر صحت پانی پینے پر مجبور ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اس نالے کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا اس نالے کو پختہ کر کے جھنگ کے زمینی پانی کو خراب ہونے سے بچانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) یہ درست ہے کہ جھنگ شہر حلقہ پی پی۔126 سے ملحقہ حفاظتی بند کے ساتھ ساتھ خیر والا مین ڈرین بہتی ہے یہSeepage Cum Storm Water ڈرین ہے اس ڈرین میں بُرجی نمبر000+10 سے 000+27 بائیں جانب جھنگ شہر کے سات عدد ڈسپوزلز کا گندا پانی داخل ہوتا ہے۔مزید تفصیل جز(ب) میں بیان کر دی ہے۔

(ب) اس نالہ (خیر والا مین ڈرین) کا تعلق ایک بہت بڑے ڈرینج سسٹم سے ہے جو کہ مختلف اضلاع جن میں فیصل آباد، چنیوٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور جھنگ کے جزوی علاقوں میں پھیلا ہوا ہے۔اس ڈرینج سسٹم کی لمبائی116.50 میل ہے اورCatchment Area 521 مربع میل ہے اس نالہ کا ڈسچارج 1042 کیوسک ہے اتنے بڑے ڈرینج سسٹم کو بند کرنا ممکن نہ ہے۔

یہ نالہ برجی نمبر000+0 تا000 +35 تک دریائی ایریا میں بہتا ہے دریائی ایریا میں نالہ کو پُختہ کرنا مناسب نہ ہے۔ جھنگ شہر کا سیوریج کا پانی برجی نمبر000+10 تا 000+27 تک سات عدد ڈسپوزلز کے ذریعے اس نالہ میں گرتا ہے۔اگر بلدیہ جھنگ سیوریج کے پانی کو صاف کرنے کا نظامWater Treatment Plant لگائے تو زمینی پانی کو مزید خراب ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔

بہاولپور کے علاقہ چولستان میں
سرکاری اراضی کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

264: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور کے علاقہ چولستان میں کتنی سرکاری اراضی ہے؟

(ب) کتنی سرکاری اراضی پر لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) اس علاقہ میں تعینات پٹواریوں کے نام کی تفصیل دی جائے؟

(د) یکم جنوری2016 سے آج تک کتنی سرکاری اراضی چولستان میں کتنے افراد کو الاٹ کی گئی ہے؟

(ہ) کیا جن کو یہ اراضی الاٹ کی گئی ہے وہ تمام چولستان کے مستقل رہائشی ہیں یا دیگر علاقہ جات کے رہائشی ہیں؟

وزیر مال(ملک محمد انور):

(الف) چولستان کی کل اراضی 6.6 ملین ایکڑ (26,933 سکوئیر کلومیٹر) ہے

(ب) فصل خریف 2018 کے دوران 6020 ایکڑ 01 کنال پر 653 لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا جس میں سے 1361 ایکڑ رقبہ 177 افراد سے واگزار کرالیا گیا۔ 3728 ایکڑ دو کنال رقبہ جس پر 339 افراد نے قبضہ کر رکھا ہے، مختلف عدالت ہائے سے جاری شدہ حکم امتناعی کی وجہ سے بیدخل نہ ہوئے ہیں جبکہ 930 ایکڑ رقبہ کی واگزاری زیر کارروائی ہے۔ تفصیل بر جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی۔

(ج) پٹواریوں کی تفصیل بر جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یکم جنوری 2016 سے کسی چولستانی کو بھی سرکاری اراضی تقسیم نہ کی گئی ہے۔

(ہ) یکم جنوری 2016 کے بعد سرکاری رقبہ کی الاٹمنٹ ہی نہ ہوئی ہے۔

سیالکوٹ: پی پی۔43 میں پٹوار سرکل
کی تعداد اور ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

267: چودھری نوید اشرف: کیاوزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔43 سیالکوٹ میں کل کتنے پٹوار سرکل ہیں۔ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان میں سے کتنے سرکلز کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے۔تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) جن سرکلز کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نہیں ہوا کیا حکومت ان کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال(ملک محمد انور):

(الف) حلقہ پی پی۔43 سیالکوٹ میں 30 پٹوار سرکل اور کل 119 مواضعات ہیں۔ تفصیل فلیگ(A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کل119 مواضعات میں سے 112 مواضعات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے اور اراضی ریکارڈ سنٹر پر خدمات کی فراہمی جاری ہے۔

(ج) حکومت بقیہ ماندہ مواضعات کا ریکارڈ بھی کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔ ان میں سے بیشتر مواضعات شہری نوعیت کے ہیں جن کو شہری مواضعات کی طرز پر کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے منصوبہ زیر غور ہے۔

اوکاڑہ: چک فیض آباد نہر اپر سہاگ پر پختہ پتن بنانے سے متعلقہ تفصیلات

288:چودھری افتخار حسین چھچھر: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ نہر اپر سہاگ پر پختہ پتن نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چک فیض آباد اور کھولے مرید کے لوگ بھینسوں کو پانی پلانے کے لئے نہر پر لے کر جاتے ہیں جس کی وجہ سے نہر کے دونوں کنارے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور نہر بار بار یہاں سے ٹوٹ جاتی ہے جو کہ فصلوں اور گھروں کے نقصان کا باعث بنتی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس نہر پر پختہ پتن بنانے اور نہر کی مرمت کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی(جناب محمد محسن لغاری):

(الف) چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ نہر اپر سہاگ پر واقع نہ ہے۔ بلکہ یہ گاؤں نہر لوئر دیپالپور کینال سے سیراب ہوتا ہے۔ اس گاؤں کے لئے نہر پر پختہ پتن (Cattle Ghat) نہ ہے۔

(ب) چک فیض آباد اور کھولے مرید کے نزدیک نہر لوئر دیپالپور کینال کے کناروں کو دوران سال 18-2017 میں پُختہ کر دیا گیا تھا اور اب موقع پر نہر اس جگہ سے مضبوط ہے۔

(ج) نہر لوئر دیپالپور کینال پر گاؤں فیض آباد اور کھولے مرید کے لئے پُختہ پتن (Cattle Ghat) بنانے کا کام اس سال 19-2018 کے منظور شُدہ ورک پلان میں شامل ہے اور دوران closure کام موقع پر مکمل ہو جائے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، آپ پوائنٹ آف آرڈر لے لیں۔

وزراء کا ایوان میں چیئر سے اجازت لئے بغیر بات کرنا

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں پہلے بھی انتہائی سنجیدگی سے یہ بات کر چکا ہوں کہ جیسے میں نے کہا کہ اگر آپ پوائنٹ آف آرڈر نہیں لیتے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔ میں کچھ دنوں سے پنجاب حکومت کے منسٹرز کو دیکھ رہا ہوں اور میں بار بار یہ کہہ رہا ہوں کہ ریکارڈنگ نکلوا لیں۔ منسٹر آپ سے اجازت لئے بغیر Chair کو مخاطب کئے بغیر بات کرتے ہیں۔ یہاں کم از کم وزیر قانون کو ہی مثال بنا لیں وہ سینئر پارلیمنٹیرین ہیں انہوں نے کوئی بھی بات کرنی ہو تو وہ ہمیں براہ راست کچھ نہیں کہتے بلکہ وہ Chair کو مخاطب کرتے ہیں باقیوں کو بھی کچھ سیکھنا چاہئے۔

جناب چیئرمین! میں بار بار اس کی نشاندہی کر رہا ہوں کہ خصوصاً وزرا حضرات اس ہاؤس کے لئے ماڈل ہیں وہ کھڑے ہوتے ہیں اور براہ راست ممبران کو مخاطب کرتے ہیں یہاں سے ان کا مائیک on کیا جاتا ہے وہ ریکارڈ کا حصہ بنتا ہے۔

جناب چیئرمین! میری صرف یہ گزارش ہے کہ جس معزز منسٹر نے بات کرنی ہے وہ کھڑا ہو اور آپ کو مخاطب کرے اس کے بعد جو بھی اس کی رائے ہے وہ اس ہاؤس میں رکھے۔ اگر وزرا اس ہاؤس کا اس طرح خیال نہیں رکھیں گے تو پھر میڈیا ٹھیک لکھتا ہے کہ یہ مچھلی منڈی بنتی ہے اور رولز کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ بہت شکریہ

MR CHAIRMAN: Everyone should address the Chair.

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیر الدین):جناب چیئرمین!مجھے بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی،چودھری ظہیرالدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیر الدین):جناب چیئرمین!پوائنٹ آف آرڈر پر میرے مہربان دوست جناب سمیع اللہ خان نے بات کی ہے ان کا استحقاق ہے کہ یہ ہاؤس کوout of order سمجھیں اور ایسی بات کریں لیکن انہوں نے یہ بات صحیح نہیں کی،کوئی بھی منسٹر اس طرح نہیں کرتا جس طرح انہوں نے بیان کیا ہے۔آپ کی اجازت ہوتی ہے تو ہم بات کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین!میں نے ابھی بھی آپ کی اجازت لی ہے اور آپ نے اجازت دی ہے تو میں بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین!یہ منسٹرز کوtarget کرنے کے لئے بات کی جا رہی ہے،ہمارا کوئی بھی منسٹر اس طرحindecency سے بات نہیں کرتا۔میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین!میں ابھی بات کر رہا ہوں تو آپ دیکھیں کہ کس کے تین آدمی کھڑے ہیں ایکnorm کی بات ہے کہ اگر ایک آدمی کھڑا ہے تو دوسرے اس وقت تک نہیں کھڑے ہوتے جب تک پہلا بیٹھ نہ جائے لیکن بہر حال آپ کا یہ بھی اپنا بنایا ہوا استحقاق ہے کہ آپ کھڑے ہیں حالانکہ میری بات مکمل ہونے کے بعد ہی یہ ہونا چاہئے تھا۔آپ میں اتنی courage ہونی چاہئے---

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے آوازیں آپ کے پیچھے بھی محترمہ کھڑی ہیں)

جناب چیئرمین:جی،پلیز!.Order in the House محترمہ!پلیز آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیر الدین):جناب چیئرمین!میں نے کہہ دیا ہے اب آگے یا پیچھے کوئی کھڑے ہوتے ہیں تو ہو جائیں لیکنtradition یہ ہے کہ جب تک فلور میرے پاس ہے دوسرا کوئی کھڑا نہیں ہوتا جب کوئی کھڑا ہو گا تو میں بیٹھ جاؤں گا اور دوبارہ مجھے فلور دے دیا جائے گا لیکن اگر کوئی میری بات کاٹنا چاہتا ہے تو میں بیٹھ جاؤں گا۔یہ ٹریننگ کا حصہ ہے اور ہم ایک

دوسرے سے سیکھتے ہیں لیکن اگر کوئی منسٹر اس طرح کرتا ہے تو آپ specifically اس کا نام لیں اور اتنی اخلاقی جرأت ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین! منسٹرز کہہ کر کل ایک نیوز نہیں بن سکتی کہ منسٹرز کو اپوزیشن والوں نے اس طرح سے کہا۔ کوئی منسٹر indecency نہیں کرتا اور کوئی بھی منسٹر یہاں rules break نہیں کرتا۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! چودھری ظہیر الدین نے باقی باتیں تو جیسے ہی کر لی ہیں لیکن انہوں نے ایک بات درست کی ہے کہ اگر کسی منسٹر نے ایسا کیا ہے تو مجھے اس کا نام لینا چاہیے۔

جناب چیئرمین: آپ نام نہ ہی لیں تو بہتر ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! چلیں، ٹھیک ہے۔ اب Chair کی رولنگ آ گئی ہے تو میں بیٹھ جاتا ہوں لیکن اگر چودھری ظہیر الدین چاہتے ہیں تو نام لینے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جناب سمیع اللہ خان! آپ کا شکریہ۔ جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب چیئرمین: جی، اب وزیر قانون سپیشل کمیٹی نمبر 3 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت 2019اور
مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019 کے بارے میں
سپیشل کمیٹی نمبر 3 کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر قانون وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میں

1. The Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019 (Bill No.1 of 2019) and
2. The Namal Institute Mianwali Bill 2019 (Bill No.2 of 2019.)

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 3 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! مجھے بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب چیئر مین: جی، محترمہ! آپ بات کر لیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ کل میری تحریک التوائے کار نمبر 2018/234 ہاؤس میں پیش ہوئی تھی جس کا محکمے کی طرف سے جو جواب آیا میں اس سے قطعاً غیر مطمئن ہوں اور میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتی ہوں کہ محکمے نے جو جواب دیا ہے کہ دنیا میں کہیں اس کے خلاف کوئی قانون نہیں ہے اور اس سے disturbance create نہیں ہوتی اور سپریم کورٹ نے اس کے متعلق کوئی آرڈر نہیں دیا تو میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتی ہوں اور ہاؤس میں میری تحریک التوائے کار پر discussion کی اجازت دی جائے کیونکہ میں جواب سے بالکل غیر مطمئن ہوں۔

جناب چیئر مین: محترمہ عظمیٰ کاردار! تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع عنایت فرمایا ہے۔

جناب چیئرمین! میں ایک اہم مسئلہ کی جانب آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔میرے حلقہ میں ایک بہت alarming صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔چونیاں جمبر روڈ بننا شروع ہوئی تھی، سو سال پرانی سڑک کو توڑا گیا اور یہ سڑک نئے سرے سے بننا شروع ہوئی تھی لیکن اب اس کو روک دیا گیا ہے۔مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں کہ میرے فنڈز رُوکے گئے ہیں لیکن میں صرف آپ اور وزیر قانون کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اس سڑک کے نہ بننے کی وجہ سے وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال خراب ہو رہی ہے اور وہاں پر ڈکیتیاں ہو رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! وزیر مواصلات و تعمیرات سردار محمد آصف نکئی اس وقت ایوان میں تشریف فرما ہیں اور یہ بات ان کے بھی علم میں ہے۔اگر موجودہ حکمرانوں کو وہاں پر لکھا ہوا میرا نام منظور نہیں تو یہ بے شک اپنا نام لکھ لیں لیکن اس سڑک کے پراجیکٹ کو نہ روکیں اور اسے مکمل کریں۔

جناب چیئرمین! اسی طرح چونیاں انڈسٹریل اسٹیٹ روک دی گئی ہے۔یہ عوام کے پراجیکٹس ہیں۔اس میں مسلم لیگ(ن)، پاکستان پیپلز پارٹی اور پی ٹی آئی کا کوئی تعلق نہیں لہٰذا میری گزارش ہے کہ آپ اس حوالے سے direction دیں کہ ہمارے جو پراجیکٹس رُوکے گئے ہیں انہیں مکمل کیا جائے بے شک یہ ان پر اپنے نام کی تختی لگا لیں۔

جناب چیئرمین! میں اپنے نام کی تختی خود اُتار دوں گا لیکن خُدا کے لئے عوام کے اُوپر رحم کریں، ان عوامی پراجیکٹس کو مکمل کیا جائے اور ان کے فنڈز نہ رُوکے جائیں۔

جناب چیئرمین! ابھی محترمہ عظمیٰ کاردار کہہ رہی تھیں کہ ان کی تحریک کا غلط جواب دیا گیا ہے۔میری تحاریک کے جوابات تو آتے ہی نہیں لیکن اگر کوئی محکمہ غلط جواب دیتا ہے تو اس پر ہماری تحریک استحقاق منظور کی جائے کیونکہ اسمبلی قواعد وضوابط میں یہ provision موجود ہے۔

جناب چیئرمین! میرے حلقہ کے پراجیکٹس پر جان بوجھ کر پابندیاں لگائی جا رہی ہیں۔ وزیر مواصلات و تعمیرات سردار محمد آصف نکئی اور میرا حلقہ ساتھ ساتھ ہے۔اس سڑک کے نہ بننے کی وجہ سے وہاں پر بہت سے حادثات اور ڈکیتیاں ہو رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! میرے حلقہ میں مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں شروع کئے گئے کسی پراجیکٹ پر اگر پی ٹی آئی کی حکومت کو کوئی اعتراض ہے تو میں اپنے حلقہ کی حد تک اس کا جواب دہ ہوں۔ ان پراجیکٹس میں اگر کہیں کوئی گڑبڑ ہے تو میں penalty دینے کے لئے تیار ہوں لیکن ان عوامی منصوبوں کو روکا نہ جائے۔

جناب چیئرمین! وزیر مواصلات و تعمیرات سردار آصف نکئی جانتے ہیں کہ یہ سڑک نہ بننے کی وجہ سے وہاں کے لوگ کس طرح عذاب اور مصیبت میں مبتلا ہیں۔ بہت شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 228 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار پڑھی جاچکی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب وزیر سکولز ایجوکیشن نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

سابق حکومت کی ناقص پالیسی کی وجہ سے پنجاب کے سکولز مسائل کا شکار

(۔۔۔جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! تحریک التوائے کار ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ پچھلے دس سالوں کے دوران صوبہ بھر کے سرکاری سکولوں میں تعلیم کے فروغ کے لئے کئی اقدامات کر چکا ہے۔ 2010 سے 2018 تک محکمہ کے School Reforms Roadmap Programme کے تحت اساتذہ کی حاضری کو بڑھانے اور برقرار رکھنے کے لئے، تعلیمی نتائج کی بہتری کے لئے، مجموعی طور پر سکول کا ماحول بہتر بنانے جس میں سکول کی صفائی ستھرائی اور بعض دوسری سہولیات کی فراہمی شامل ہے کے لئے ٹھوس اقدامات کئے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس عرصہ کے دوران سکولوں کی کارکردگی کو جانچنے کے لئے سہ ماہی بنیادوں پر نگرانی بھی کی گئی ہے اور یہ نتیجہ سامنے آیا ہے کہ حکومت کے ان اقدامات کے باعث کافی حد تک مطلوبہ نتائج حاصل ہوئے ہیں۔ سال 2011 میں جب School Reforms

Road Map کا آغاز ہوا تھا تو پنجاب کے 70 فیصد سرکاری سکولوں میں بجلی تھی جبکہ 2018 میں یہ شرح بڑھ کر 98 فیصد گئی۔اسی طرح 2011 میں پنجاب کے 92 فیصد سکولوں میں پینے کا پانی موجود تھا۔

جناب چیئرمین! 2011 سے لے کر 2018 تک کے عرصہ کے دوران اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے دولاکھ اساتذہ کی میرٹ پر بھرتی کو یقینی بنایا۔ اساتذہ کی اس تعداد کا تناسب پنجاب کے اساتذہ کی منظور شُدہ اسامیوں کی تعداد 430186 کے لحاظ سے کافی زیادہ اور اہم ہے۔

جناب چیئرمین! مزید برآں سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اساتذہ کی ٹرانسفر اور rationalization policy کو بھی مضبوط کر رہا ہے جو کہ اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تعداد کو مزید کم کرے گا۔سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے اپنے قلیل ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے جہاں پر طالب علموں کی تعداد بہت زیادہ تھی وہاں پر سیکنڈری اور ہائی سکولوں میں سیکورٹی گارڈز اور صفائی و سُتھرائی کے عملے کی اسامیاں منظور کیں۔پرائمری اور مڈل سکولوں کو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اختیار دیا گیا کہ وہ پیشگی اضافی فنڈز سے جو کہ non-salary budget(NSB) کی صورت میں دیئے گئے ہیں یہ خدمات عارضی بنیادوں پر حاصل کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس وقت پنجاب میں سیکنڈری اور ہائی سکولوں میں 87 فیصد سیکورٹی گارڈز اور 79 فیصد صفائی و سُتھرائی کا عملہ موجود ہے۔دستیاب اعداد و شمار کے مطابق 78 فیصد طالب علموں کے بیٹھنے کے لئے desks and benches کی سہولت موجود ہے۔سکول کے ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ مسٹریس کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ فرنیچر کی مرمت اور اضافی خرید کے لئے non-salary budget کا استعمال کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! تمام پرائمری اور ایلیمنٹری سکولوں میں ہیڈ ٹیچرز موجود ہیں۔سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں 76 فیصد ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹریس کی منظور شُدہ اسامیاں پُر ہیں۔جہاں ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹریس موجود نہیں ہیں وہاں سکولوں کے روزمرہ کے معاملات چلانے کے لئے ڈپٹی ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ مسٹریس کو اضافی چارج دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! موجودہ حکومت نے شعبہ تعلیم کی ترقی اور فروغ کو اپنی اوّلین ترجیحات میں شامل کر رکھا ہے۔ جن سکولوں میں بنیادی سہولیات کی کمی ہے ان کے اعداد و شمار اکٹھے کر کے وہاں بنیادی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! حکومت کے احکامات کی روشنی میں محکمہ نے اساتذہ کی rationalization policy پر اپنا کام شروع کر دیا ہے تا کہ جن سکولوں میں اساتذہ کی تعداد کم ہے وہاں پر اساتذہ تعینات کئے جا سکیں۔ موجودہ حکومت کی بروقت تعلیمی اصلاحات کی وجہ سے صوبہ پنجاب کے شعبہ تعلیم میں مستقبل قریب میں خاطر خواہ بہتری آئے گی۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 233 ہے اور محترمہ عظمیٰ کاردار اس کی mover ہیں۔

(اذان جمعتہ المبارک)

جناب چیئرمین: تحریک التوائے کار کا جواب منسٹر سکولز ایجوکیشن نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

لکاس (LACAS) سکول جوہر ٹاؤن لاہور
کی وجہ سے رہائشیوں کو پریشانی کا سامنا

(---جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! اس تحریک التوائے کار ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ معاملہ کی تفصیل جاننے کے لئے چیف ایگزیکٹو آفیسر ایجوکیشن لاہور سے فوری رپورٹ طلب کی گئی۔ چیف ایگزیکٹو آفیسر ایجوکیشن لاہور سے موصول شُدہ رپورٹ کے مطابق مذکورہ سکول 34 کنال پر محیط ہے۔

جناب چیئرمین! یہ زمین ایل ڈی اے سے بذریعہ عام نیلامی حاصل کی گئی۔ LACAS سکول پوش ایریا میں واقع ہے اور طلباء کی اکثریت کاروں پر آتی ہے اس لئے سکول کُھلنے اور بند ہونے کے اوقات میں کاروں کا بہت رَش ہوتا ہے جس کی وجہ سے ٹریفک بہت سُست

روی کا شکار رہتی ہے۔ سکول انتظامیہ کی طرف سے تقریباً 30 سے 35 سکیورٹی اہلکار اور ٹریفک وارڈنز ٹریفک کو کنٹرول کرنے کے لئے مصروف ہوتے ہیں۔ سکول کے چاروں اطراف کی سڑکیں اچھی حالت میں موجود ہیں۔ سکول کے کُل گیارہ گیٹ ہیں جو کہ طلباء کے سکول میں داخل اور خارج ہونے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔اس طرح رش کو تقسیم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ جہاں تک ملحقہ سکول کی سڑک کو کشادہ کرنے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں گزارش ہے کہ یہ محکمہ سکولز ایجوکیشن کے دائرہ کار میں نہ ہے۔

جناب چیئرمین!حکومت کے دوسرے محکمہ جات اور ادارے اس حوالے سے اپنی کارروائی کرتے رہتے ہیں لہٰذا سڑک کی کشادگی اور ٹریفک کی بہتر روانگی کے لئے متعلقہ محکمہ جات اور اداروں سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر246 چودھری اشرف علی کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی منسٹر سکولز ایجوکیشن نے دینا ہے۔جی، منسٹر صاحب!

گوجرانوالہ کے سرکاری سکولوں میں کمروں کی کمی

(۔۔۔جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین!اس تحریک التوائے کار ہذا کے ضمن میں گزارش ہے محکمہ سکولز ایجوکیشن صوبہ بھر کے تعلیمی اداروں میں معیار تعلیم کو فروغ دینے اور بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لئے شب و روز کوشاں ہے۔ محکمہ کی روز بروز کاوشوں کے باعث سرکاری سکولوں میں طلباء کی تعداد میں ہزاروں کا اضافہ ہوا ہے جس کے باعث سرکاری سکولوں میں نئے کمرہ جات کی تعمیر ناگزیر ہوگئی ہے۔ جہاں تک گوجرانوالہ میں سرکاری سکولوں میں کمروں کی قلت کا تعلق ہے تو اس ضمن میں گزارش ہے کہ اس وقت گوجرانوالہ کے 296 سکولوں میں 1160 اضافی کمرہ جات کی ضرورت ہے۔مالی سال 2018-19 کے دوران قلیل بجٹ کی وجہ سے اضافی کمرہ جات کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی تاہم اگلے مالی سال 2019-20 میں اضافی

کمرہ جات کی تعمیر کے لئے رقم مختص کرنے کی تجویز ہے جس سے نہ صرف گوجرانوالہ بلکہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری سکولوں میں اضافی کمرہ جات ترجیحی بنیادوں پر تعمیر کر دیئے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 پر عام بحث

جناب چیئرمین: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز وزیر متعلقہ کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر معزز ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنا نام بھجوا دیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ 2016 پر اس معزز ایوان میں بحث ہونی ہے۔ اس رپورٹ کے اہم خدوخال میں آپ کی خدمت میں گزارش کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین! ملک میں جتنے پبلک سروس کمیشن ہیں ان میں پنجاب پبلک سروس کمیشن سب سے پرانا ادارہ ہے اور یہ under the provisions of PPSC Ordinance 1978 & PPSC Functions Rules 1978 under the provisions of Article 242 of Constitution of 1973 کام کرتا ہے۔

جناب چیئرمین! اس ادارہ کو مختلف محکموں کی طرف سے requisitions آتی ہیں اور ان requisitions کے نتیجے میں یہ محکمہ امتحانات لے کر شفارشات متعلقہ محکموں کو واپس پہنچاتا ہے۔

جناب چیئرمین!2016کی یہ رپورٹ lay ہوئی ہے جس پر اس معزز ایوان میں بحث ہونے جا رہی ہے۔2016میں total 470 requisitionsوصول ہوئیں اور یہ requisitions 12882 postsکے لئے تھیں اس کے نتیجے میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کو6لاکھ38ہزار248درخوستیں موصول ہوئیں۔امیدواروں کاامتحان لیاگیاجن میں سے36ہزار 313امیدواروں نے انٹرویو کے لئےqualify کیا اور کمیشن نےانٹرویو کے بعد 12ہزار 138امیدواروں کومختلف اسامیاں پُرکرنے کے لئےrecommendکیا۔

جناب چیئرمین!میں یہاں پر یہ عرض کرناچاہوں گاکہ اس ادارے کی کارکردگی انتہائی above the boardہے۔

جناب چیئرمین!میں سمجھتاہوں کہ کسی بھی اثرورسوخ سے بالاترہوکر میرٹ کی بات کی جاتی ہے تو پھر اسی ادارے کی طرف دیکھا جاتاہے اور یہی ادارہ صوبہ پنجاب کے مختلف محکموں میں بھرتی کی ذمہ داری اداکرتاہے۔

جناب چیئرمین!گزشتہ چند سالوں سے اس ادارے میں بہتری لانے کے لئے اقدامات بھی کئے جا رہے ہیں جس میںrevision of syllabus for Provincial Management Servicesکے لئے اقدامات کئے گئے۔اسی طرحupdating and revision of Punjab Public Service Commission Manualپر بھی کام کیاگیا، اس کے علاوہInformation Technologyسے استفادہ کرنے کے لئے اقدامات کئے گئے، speedy disposal of requisitionsکے لئے بھی اقدامات کئے گئے اور میں یہاں پر یہ بھی عرض کرناچاہوں گاکہ پہلے جوکام280دنوں میں ہوتاتھانئی ٹیکنالوجیadoptکرنے کے بعد وہی کام47دنوں میں کیاگیا۔یہاں پرایکannual plannerبھی جاری کیاگیاہے اورایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے تمامdocuments and admission formsکواردومیں ترجمہ کرنےکاکام کررہی ہے۔

جناب چیئرمین!اس کمیشن میں یہ طریق کار بھی اختیار کیا گیا ہے کہ اس کمیشن کی کارکردگی کیfeed backبھی صوبائی حکومت کوساتھ ساتھ دی جاتی رہے۔

جناب چیئرمین!میں یہ عرض کرنی چاہوں گا کہ اس کمیشن کی capacity building کے لئے بھی مزید اقدامات کئے جارہے ہیں اور اس موجودہ مالی سال میں اس کو بہتر مالی فنڈز دینے کی بھی کوشش کی جارہی ہے تاکہ یہ ادارہ مزید بہتر طریقے سے اپنے فرائض انجام دے سکے۔

جناب چیئرمین!میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ گورنمنٹ کی یہ کوشش ہے اور ہم اس کے لئے اقدامات کر رہے ہیں کہ اس ادارے پر عوام کا جو اعتماد ہے اُس کو ہر حال میں بحال رکھا جائے اور یہ ادارہ quality examinations کے بعد qualified officers صوبہ پنجاب کے مختلف اداروں کے لئے recommend کرے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ کسی بھی ادارے کو چلانے کے لئے اگر بہتر لوگ ہوں گے تو وہ ادارہ بہتر طور پر کام کر سکے گا۔

جناب چیئرمین!ہم نے یہ رپورٹ پیش کر دی ہے اگر کوئی معزز ممبر اس رپورٹ سے استفادہ کرنے کے لئے اس رپورٹ کی کاپی لینا چاہے تو اس رپورٹ کی کاپی ہم اُس کو دے دیں گے۔ میں معزز ممبران سے اُمید کرتا ہوں کہ ان کی طرف سے بہتر تجاویز آئیں گی اور اس ادارے کی کارکردگی کو بہتر کرنے کے لئے حکومت ان تجاویز سے استفادہ کرے گی اور ہم معزز ممبران کی طرف سے آنے والی تجاویز کو welcome کریں گے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ زینب عمیر!

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین!بہت شکریہ۔ ابھی ہم نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 چونکہ ہم نے پڑھی نہیں ہے لیکن وزیر قانون نے اس رپورٹ کے بارے میں جیسے بتایا ہے تو mostly reports تو stereo type ہی ہوتی ہیں تو اس رپورٹ کو ہم دیکھیں گے تو شاید اس رپورٹ کے اوپر ہم کوئی بات کر سکیں لیکن میں یہاں پر اس ادارے کے حوالے سے یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ جیسے وزیر قانون نے کہا کہ معزز ممبران کی طرف سے جو تجاویز آئیں گی ہم اُن کو welcome کریں گے اور اُن تجاویز کی روشنی میں اس ادارے کی کارکردگی میں مزید بہتری لانے کی کوشش کریں گے۔

جناب چیئرمین!میری ذاتی رائے یہ ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے امتحانات میں ایک شقeligibilityکی ہے یہ شقchangeہونی چاہئے کہ

Doctors and Engineers must be restricted to appear before the Punjab Public Service Commission examination.

جناب چیئرمین!کیونکہ یہ دونوں ایسیspecialized fieldsہیں کہ جن میں ہم پانچ سالوں میں ان پر بہت انوسٹمنٹ کرتے ہیں۔ایک بچہ جو ڈاکٹر یا انجینئر بنتا ہے اُس کو ہم پانچ سالوں میںas a professionalتیار کرتے ہیں۔وہ بچے جب پنجاب پبلک سروس کمیشن کے امتحان میں آتے ہیں تو وہtop positionsلیتے ہیں اور اُن کی کوشش ہوتی ہے کہ وہcivil servicesمیں چلے جائیں،ڈی ایم جی گروپ یا پولیس میں چلے جائیں۔

جناب چیئرمین!آپ ابھی رپورٹ منگوا کر دیکھ لیں آپ کو پولیس میں بے شمار ڈاکٹرز ملیں گے۔So, doctors should be in the hospitals and for the patients.ہمارے ہاں پہلے ہی ڈاکٹرز کی بہت کمی ہے تو میری رائے ہے کہ:

Doctors and Engineers should not be allowed to appear in competitive examinations.

جناب چیئرمین!دوسری بات یہ ہے کہ پبلک سروس کمیشن میں جب امتحانات اور انٹرویو لئے جاتے ہیں تو شاید ایک چیز کو مدنظر نہیں رکھا جاتا یا اس کو مزید بہتر کیا جا سکتا ہےRight person for the right place.کئی جگہ پر ایسے لوگ نظر نہیں آتے توRight person for the right place.کاslogan introduceکرانا چاہئے اور اس کو مزید تھوڑا ساcarefullyدیکھنا چاہئے۔

جناب چیئرمین:جی،بہت شکریہ۔اب اجلاس کی کارروائی بروز سوموار21۔جنوری2019 سہ پہر3:00بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔